REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

شمارہ ۱۸

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۶۰ روپے
قیمت فی پرچہ ایک روپیہ

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

2628
Dr Major Zaheeruddin Khan sb
A.M.C. Commond Hospital
Sec:- 12
U.T. CHANDIGARH- 160012 (

اخبارِ احمدیہ

قادیان ... (اپریل)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ڈاک سے ملنے والی اطلاع کے مطابق حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں اور مورخہ ۲۰؍۴ کو فرینکفورٹ مغربی جرمنی میں کانفرنس کا افتتاح کرنے اور جمعہ پڑھانے کے بعد ہالینڈ کے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ احباب کرام اپنے محبوب امام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور دورہ کی کامیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے بارے احباب گزشتہ اشاعت میں پڑھ چکے ہوں گے کہ موصوف کو دل کا شدید حملہ ہوا تھا۔ اب اطلاع ملی ہے کہ علاج کی غرض سے ربوہ سے لاہور لایا گیا ہے۔ احباب جماعت خصوصی دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور کام کرنے والی درازیٔ عمر عطا کرے۔ آمین۔

● حسبِ سابق طور پر محترم امیر صاحب مقامی مع جملہ درویشانِ کرام و احبابِ جماعت احمدیہ قادیان خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

یکم رمضان ۱۴۰۷ھ | ۳۰ شہادت ۱۳۶۶ ہش | ۳۰ اپریل ۱۹۸۷ء

بعض لوگ کہتے ہیں کہ روزہ رکھنے سے ہمیں ضعف ہو جاتا ہے اس لئے ہم روزہ نہیں رکھتے

مگر یہ عذر صحیح نہیں ہے۔ روزہ کی تو غرض ہی یہ ہے کہ کمزوری کو برداشت کرنے کی عادت پڑ جائے

(رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"ایک طرف تو مسلمانوں میں ایسے لوگ ہیں جو روزہ کے بارے میں سختی کرتے ہیں اور دوسری طرف ایسے لوگ ہیں جو روزہ کی ضرورت ہی کے قائل نہیں۔ بالخصوص تعلیم یافتہ طبقہ اسی خیال کا ہے۔ مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں میں نے اخبارات میں پڑھا تھا کہ ایک شخص ٹرکی یا مصر سے یہاں آیا۔ وہ تقریریں کرتا پھرتا تھا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ میں ہوتے تو ضرور روزہ کی شکل بدل دیتے۔ اس لئے ہمیں بھی بدل دینی چاہیئے۔ کیونکہ وہ زمانہ اَور تھا اور یہ اَور ہے۔ اور اس کی صورت وہ یہ پیش کرتا تھا کہ روزہ کی حالت میں روٹی نہ کھائی جائے بلکہ صرف کچھ کیک اور بسکٹ وغیرہ کھا لئے جائیں۔ غرض ایک طبقہ افراط کی طرف چلا گیا تو دوسرا تفریط کی طرف۔ حالانکہ اسلام ایک وسطی مذہب ہے۔ اور وہ جہاں بیمار اور مسافر کو اجازت دیتا ہے کہ وہ بیماری اور سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھیں وہاں ہر بالغ اور باصحت مسلمان پر یہ واجب قرار دیتا ہے کہ وہ رمضان کے روزے رکھے اور ان مبارک ایام کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور تسبیح و تحمید اور قرآن کریم کی تلاوت اور دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں بسر کرے۔ تاکہ اُسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔

بہرحال روزہ کے بارہ میں شریعت نے نہایت تاکید کی ہے۔ اور جہاں اس کے متعلق حد سے زیادہ تشدد ناجائز ہے وہاں حد سے زیادہ نرمی بھی ناجائز ہے۔ پس نہ تو اتنی سختی کرنی چاہیئے کہ جان تک چلی جائے۔ اور نہ اتنی نرمی اختیار کرنی چاہیئے کہ شریعت کے احکام کی ہتک ہو۔ اور ذمہ داری کو بہانوں سے ٹال دیا جائے۔ میں نے دیکھا ہے کہ کئی لوگ محض کمزوری کے بہانہ کی وجہ سے روزے نہیں رکھتے۔ اور بعض تو کہہ دیتے ہیں کہ اگر روزہ رکھا جائے تو پیچش ہو جاتی ہے۔ حالانکہ روزہ چھوڑنے کے لئے یہ کوئی کافی وجہ نہیں کہ پیچش ہو جایا کرتی ہے۔ جب تک پیچش نہ ہو انسان کے لئے روزہ رکھنا ضروری ہے۔ جب پیچش ہو جائے تو پھر بے شک چھوڑ دے۔ اسی طرح بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں روزہ رکھنے سے ضعف ہو جاتا ہے۔ مگر یہ بھی کوئی دلیل نہیں۔ صرف اس ضعف کی وجہ سے روزہ چھوڑنا جائز ہے جس میں ڈاکٹر روزہ سے منع کرے ورنہ یوں تو بعض لوگ ہمیشہ ہی کمزور رہتے ہیں۔ تو کیا وہ کبھی بھی روزہ نہ رکھیں۔ میں اڑھائی تین سال کا تھا جب مجھے کالی کھانسی ہوئی تھی۔ اسی وقت سے میری صحت خراب ہے۔ اگر ایسے ضعف کو بہانہ بنانا جائز ہو تو میرے لئے شاید ساری عمر میں ایک روزہ بھی رکھنے کا موقعہ نہیں تھا۔ ضعف وغیرہ جسے روزہ چھوڑنے کا بہانہ بنایا جاتا ہے اسی کی برداشت کی عادت ڈالنے کے لئے تو روزہ رکھایا جاتا ہے۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے قرآن کریم میں آتا ہے کہ نماز بدی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔ اس پر کوئی شخص کہے کہ میں نماز اس لئے نہیں پڑھتا کہ میں کسی وجہ سے بدی سے رُک جاتا ہوں۔ پس روزہ کی تو غرض ہی یہ ہے کہ کمزوری کو برداشت کرنے کی عادت پیدا ہو جائے۔ ورنہ یوں تو کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ میں اس لئے روزہ نہیں رکھتا کہ مجھے بھوک اور پیاس کی تکلیف ہوتی ہے۔ حالانکہ اس قسم کی تکلیف کی برداشت کی عادت پیدا کرنے ہی کے لئے روزہ مقرر کیا گیا ہے۔ جو شخص روزہ رکھے کیا وہ چاہتا ہے کہ فرشتے سارا دن اس کے پیٹ میں کباب ٹھونستے رہیں۔ وہ جب بھی روزہ رکھے گا اُسے بھوک اور پیاس ضرور برداشت کرنی پڑے گی۔ اور کچھ ضعف بھی ضرور ہوگا۔ اور اسی کمزوری اور ضعف کو برداشت کرنے کی عادت پیدا کرنے کے لئے روزہ رکھایا جاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ بقرہ صفحہ ۳۸۶، ۳۸۷)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ، صالح پور، کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳۰ شہادت ۱۳۶۶ ہش

رمضان المبارک کی برکات

انسانی زندگی وقت کی تیز رفتار سواری پر سوار ہے جو سیکنڈوں۔ منٹوں۔ گھنٹوں۔ دنوں۔ ہفتوں۔ مہینوں اور سالوں سے گزرتی ہوئی اپنی میعادِ مقررہ طے کر کے زاویۂ عدم میں چلی جاتی ہے ـــــ اسلام نے ان اوقات کو روحانی دلچسپیوں میں اس طرح تقسیم کر دیا ہے کہ جس سے زندگی کے سفر میں یکسانیت کی گرانی محسوس نہیں ہوتی۔ کیونکہ اگر سفر لمبا ہو اور درمیان میں وقفے اور سٹیشن وغیرہ نہ آتے ہوں تو مسافر بڑا بور اور تھک کر چور سا ہو جاتا ہے۔

اسلام نے دن میں پانچ نمازیں مقرر کر کے مسلسل اور تھکا دینے والے دنیاوی کاموں سے قدرے آرام اور سکون کے حصول کے سامان فرما دئیے۔ کیونکہ جس طرح انسانی جسم کو وقفے وقفے سے کھانے اور پینے کی چیزوں کی حاجت محسوس ہوتی ہے اسی طرح روح کو بھی وقفے وقفے سے روحانی غذا ملتی رہے تو روح کی تازگی اور نشاط قائم رہتی ہے۔ اور روحانی اضمحلال ساتھ کے ساتھ دور ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازوں کے فلسفے پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ جب فرض نماز کا وقت آجاتا ہے تو ایک مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے اور خشوع وخضوع کے ساتھ رکوع وسجود کرتا ہے تو وہ نماز اس کے پہلے گناہوں کے لئے کفارہ بن جاتی ہے۔ جب تک کہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ اور یہ سلسلہ زمانہ بھر قائم رہتا ہے۔ (مسلم)

پھر ہفتہ کے بعد جمعہ کی خصوصی عبادت رکھی گئی ہے۔ جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غُفِرَ لَہٗ مَابَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی (بخاری)، کہ (جو شخص جمعہ کی عبادت کو پوری شرائط کے ساتھ بجا لاتا ہے) اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کے (صغائر) گناہ معاف کر دئیے جاتے ہیں ـــ پھر سال میں ایک مہینہ وہ بھی رکھا جو سارے سال کی کمزوریوں اور گناہوں کے ازالہ اور روحانی زندگی میں ایک نئی تازگی اور حیرت انگیز نشوونما کے سامان کرتا ہے۔ سیدنا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مبارک مہینے کی برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:ـ

"لوگو! تمہارے پاس عظمت اور برکت والا مہینہ آرہا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزاروں مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اس مہینے کے روزے فرض کر دئیے ہیں اور رات کا قیام نفل قرار دیا ہے۔ اس میں نفلی عبادت کا ثواب اور دنوں کی فرض عبادت کے برابر ہے۔ یہ مہینہ باہمی غمخواری اور ہمدردی کا مہینہ ہے۔ اس میں مومن کا رزق بڑھتا ہے ...... اس مہینے کا اوّل حصہ رحمت، درمیانی حصہ مغفرت اور آخری حصہ جہنم سے چھٹکارہ حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔" (مشکوٰۃ)

غرض کہ ماہ رمضان المبارک گوناگوں برکات اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی کے مواقع ایک ساتھ اس مہینے میں میسر آسکتے ہیں۔ مثلاً:ـ

● ـــ ایک مسلمان خدا کی محبت اور اس کی رضا جوئی کی تمنا لئے آخر شب کو جبکہ اکثر نیند کا غلبہ ہوتا ہے، آرام دہ بستر اور میٹھی نیند کو چھوڑ کر نوافل ادا کرتا اور خلافِ معمول سحری کے وقت کھانا کھا کر روزہ کی نیت باندھ لیتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَکَۃً (بخاری ومسلم) کہ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

● ـــ پھر سحری کے بعد پو پھٹنے سے لے کر غروبِ آفتاب تک خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہونے کی اپنی سی کوشش کرتا ہے اور کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات وغیرہ سے "کلیۃً" اجتناب کرتا ہے۔

● ـــ رضائے باری تعالیٰ کی خاطر جہاں جائز اور حلال چیزوں سے رک جاتا ہے وہاں ناجائز اور لغو باتوں سے تو بالکل ہی احتراز کر لیتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو روزے کی حالت میں بھی جھوٹ بولنے اور اس پر عمل کرنے سے باز نہیں آتا اس کو خواہ مخواہ بھوک پیاس کی تکلیف برداشت کرنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ (بخاری)

● ـــ پنجگانہ نمازوں کی ادائیگی کے علاوہ ایک روزہ دار چونکہ ایک خاص قسم کی روحانی کیفیت سے ہم آہنگ ہو رہا ہوتا ہے۔ اس لئے دست باکار ودل بایار کے مصداق بکثرت ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوتا ہے جو عام دنوں سے غیر معمولی ہوتا ہے۔

● ـــ روزہ دار کو جب بھوک اور پیاس کی تکلیف محسوس ہوتی ہے تو غرباء ومساکین کی تکلیف کا خیال آتا ہے اور مخلوقِ خدا کی ہمدردی دل میں جوش مارتی ہے۔ جو نہ صرف قال کے طور پر بلکہ حالی کے طور پر تجربے کے چشمے سے پھوٹ رہی ہوتی ہے تب ایک روزہ دار صدقہ وخیرات کی طرف بہت زیادہ متوجہ ہو جاتا ہے ـــ سیدنا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا تو رمضان المبارک میں یہ حال ہوتا کہ "اَجْوَدُ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَۃِ"۔ آپ کی سخاوت (بارش لانے والی) تیز ہوا سے بھی زیادہ تیز ہو جایا کرتی تھی۔ (بخاری ومسلم)

● ـــ قرآن کریم کی تلاوت کے مواقع اس مبارک مہینے میں عام دنوں کی نسبت زیادہ میسر آتے ہیں۔ کیونکہ ایک روزہ دار معمول سے زائد ان دنوں میں قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے۔ پھر جہاں درس القرآن کا سلسلہ چلتا ہے اس موقع پر لفظی اور معنوی دونوں لحاظ سے قرآن کریم سے استفادہ کر سکتا ہے۔ نیز تراویح کے نوافل میں بھی قرآن کریم کا دَور مکمل کرنے کی توفیق ملتی ہے۔

● ـــ پھر اسی مہینے میں وہ مبارک رات بھی آتی ہے جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے جس کو قرآن کریم نے "لیلۃ القدر" کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ جس خوش قسمت عبادت گزار کے نصیب میں یہ مبارک گھڑی آجائے وہ گویا اپنے دامنِ مراد کو خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں سے بھر بھر لیتا ہے۔

● ـــ سیدنا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مسلمان رمضان کے روزے اور دیگر عبادات ایمان کی حالت اور ثواب کی نیت سے بجا لاتا ہے غُفِرَ لَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دئیے جاتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

● ـــ اس مبارک مہینے میں اجتماعی طور پر معاشرہ میں نیکی اور تقویٰ کا دَور دَورہ ہوتا ہے۔ برائیوں اور لغویات سے حتی المقدور اجتناب کرنے کی توفیق ملتی ہے، غرباء پروری، صدقہ وخیرات اور باہمی ہمدردی ومواخات کی فضا قائم ہوتی ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ" (بخاری ومسلم) کہ رمضان المبارک کی آمد پر جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دئیے جاتے ہیں۔ اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو رمضان المبارک کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد انعام غوری قائم مقام ایڈیٹر)

رمضان المبارک کا مقدس عہد!

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اصلاحِ نفس کا یہ بھی ایک عمدہ اور تجربہ شدہ طریق ہے کہ دوست رمضان کے مہینے میں اپنی کسی نہ کسی کمزوری کے دور کرنے کا عہد کیا کریں۔ اس عہد کے متعلق کسی دوسرے شخص پر اظہار کرنے کی ضرورت نہیں (کیونکہ ایسا کرنا خدا کی ستّاری کے خلاف ہوگا) صرف اپنے دل میں خدا کے ساتھ عہد کرنا چاہیئے کہ میں آئندہ ایسی فلاں کمزوری سے اجتناب کروں گا۔ اور کمزوری کا انتخاب ہر شخص اپنے حالات کے ماتحت خود ہی کر سکتا ہے۔ مثلاً نمازوں میں سستی۔ مقامی امراء سے عدم تعاون۔ جھوٹ بولنے کی عادت۔ کاروبار میں دھوکہ دہی کی عادت۔ بہتان تراشی۔ وعدہ خلافی۔ رشوت ستانی۔ فحش کلامی۔ گالی گلوچ۔ غیبت۔ بدنظری۔ ہمسایوں کے ساتھ بدسلوکی۔ بیوی کے ساتھ بدسلوکی۔ والدین کی خدمت میں غفلت۔ عورتوں کے لئے اپنے خاوندوں سے نشوز۔ بے پردگی۔ بچوں کی تربیت میں غفلت۔ سگریٹ اور حقہ نوشی۔ سینما دیکھنے کی عادت۔ سودی لین دین وغیرہ۔ سینکڑوں قسم کی کمزوریاں ہیں جن میں ایک شخص مبتلا ہو سکتا ہے۔ ان میں سے کوئی سی کمزوری اپنے خیال میں رکھ کر دل میں خدا کے ساتھ عہد کیا جائے کہ میں خدا کی توفیق سے آئندہ اس کمزوری سے کلّی طور پر مجتنب رہوں گا اور پھر اس مقدس عہد کو مرتے دم تک اس طرح نبھانا ہے کہ اپنی اس نیکی اور وفاداری سے خدا تعالیٰ کو راضی کرے۔

یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بتایا ہوا نسخہ ہے ع

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما!

(الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۶۵ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ سے پیار کرنے والے اور حقیقی متقیوں کا نقشہ کھینچتے ہوئے اس مضمون کو بیان فرماتے ہیں:-

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار　　جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب　　کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب
اُسے دے چکے مال و جاں بار بار　　ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار

ایک دفعہ نہیں۔ بار بار سب کچھ فدا کرنے کا موقعہ ملتا چلا جاتا ہے۔ اور غم اور فکر یہ لگا ہوا ہے کہ ہم تو نابکار ہی رہے۔ کچھ نہیں کر سکے خدا کے لئے۔

یہ وہ تقویٰ کی تعریف ہے

جس پر اگر آپ عمل شروع کر دیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو کوئی خطرہ نہیں کوئی غم نہیں۔ سب کچھ دے چکنے کے بعد احساس عجز دل میں پیدا ہو۔ اور نیکی کے متعلق غرور اور تکبر پیدا نہ ہو۔ بلکہ خیال یہ ہو کہ ہم بہت کچھ کر سکتے تھے جو نہیں کر سکے۔ جس رنگ میں کر سکتے تھے اس رنگ میں پورا نہیں کر سکے۔ اس قربانی کے اعلیٰ تقاضوں پر پورا نہیں اُتر سکے۔ .... بہت سے مضمون ہیں جو فرضی نہیں رہتے حقیقی بن جاتے ہیں۔ اور ایک عاجز انسان جانتا ہے کہ میں نہیں کر سکا یہ نہیں کہ وہ مبالغے کے ساتھ یا منافقت کے ساتھ ایسی باتیں کرتا ہے۔ وہ بھی لوگ ہیں جو بظاہر عجز کی باتیں کرتے ہیں لیکن صاف پتہ چلتا ہے کہ لفاظی ہے اور اس میں بھی وہ اپنی نیکی کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں اپنی بڑائی کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم تو کچھ بھی نہیں اور جانتے ہیں کہ لوگ کہیں گے کہ ہاں سب کچھ ہے۔ اور پھر بھی یہ کہہ رہا ہے کہ کچھ بھی نہیں۔

لیکن جن لوگوں کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ذکر فرما رہے ہیں یہ وہ اور لوگ ہیں۔ یہ واقعۃً جب اپنے اوپر گہری نظر ڈالتے ہیں ظلم کی نظر جو نہیں کہہ رہا ہوتا۔ تو اُن کو دکھائی دیتے لگتا ہے کہ وہ کچھ بھی نہیں ہیں۔ محسوس کرنے لگتے ہیں۔ اُس کے نتیجے میں پھر دل میں بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ جو اُن کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مزید تقویٰ کے انعام کا موجب بنتی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ اُن کو لامتناہی ترقیات کی طرف آگے بڑھاتا ہے فرماتے ہیں:

لگاتے ہیں دل اپنا اُس پاک سے　　وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

کیسا پیارا کلام ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت پر ظلم کرنے والے جو زبانیں دراز کرتے ہیں اس ایک شعر کو سادہ سے شعر کو دیکھ لیں اگر دل میں ذرا سا بھی تقویٰ ہو تو یقین کریں گے کہ نہ صرف متقی بلکہ

اعلیٰ درجے کا عارف باللہ نہ ہو یہ شعر نہیں کہہ سکتا۔

لگاتے ہیں دل اپنا اُس پاک سے　　وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

اور خاک میں وہ مضمون آگیا خاکساری کا۔ جب تک وہ یہاں رہتے ہیں وہ خاک ہی بنے رہتے ہیں۔ اور دل خدا سے لگائے رکھتے ہیں۔ اس خاک سے پھر پاک ہو کر اوپر جاتے ہیں اپنے رب کے حضور۔ تو اس تقویٰ کے معیار کو تو ابھی بہت بڑھانے کی ضرورت ہے۔ یہ جتنا وقت تھوڑا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ میری یہ فکر بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اپنے متعلق بھی اور آپ کے متعلق بھی۔ کہ ابھی ہم اُن تقاضوں کو پورا نہیں کر سکے۔ اگر کر دیتے تو بہت ہی عظیم الشان نتائج جو اس وقت نکل رہے ہیں اُن سے بھی کئی گنا عظیم الشان نتائج ظاہر ہونا شروع ہو جاتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون پر نظم میں بھی اور نثر میں بھی اتنی روشنی ڈالی ہے کہ میں نے موازنہ تو نہیں کیا لیکن میرا اندازہ ہے اگر احمدی محقق موازنہ کر کے دیکھیں تو گذشتہ صدیوں کے جتنے مجدد دین اور بڑے چوٹی کے علماء اکابر ہیں۔ اُن کے کلام میں آپ کو اجتماعی طور پر بھی اتنا زور تقویٰ پر نظر نہیں آئے گا۔ کثرت سے پڑھا ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارتیں آپ کا منظوم کلام آپ کی نثر آپ کے ملفوظات جن میں صرف تقویٰ کے اوپر زور نہیں بلکہ اُس کا باریک تجزیہ کر کے باریک سے باریک خطرات سے بھی آگاہ فرمایا گیا ہے۔ اُس کے نفیس تر پہلوؤں

پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور عارف باللہ کے سوا اس مضمون کو کوئی کھول ہی نہیں سکتا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھولا ہے فرماتے ہیں:-

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے　　اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے
یہی اک فخر شانِ اولیاء ہے　　بجز تقویٰ زیادت اُن میں کیا ہے

اولیاء کی شان بھی سمجھا دی۔ خواہ مخواہ لوگ مرعوب ہو رہے ہوتے ہیں پتہ نہیں کیا چیز ہے۔ کیا عمدہ تجزیہ ہے۔

بجز تقویٰ زیادت اُن میں کیا ہے؟

تقویٰ ہی ہے نا! ورنہ یہ نہیں ہے وہ عجیب و غریب کرشمے دکھانے والی طاقتیں اُن میں موجود ہیں۔ مُردوں کو زندہ کرنے والے یا حیرت انگیز نشان دنیا کو دکھانے والے۔ اُن چیزوں میں کوئی حقیقت نہیں۔

ع بجز تقویٰ زیادت اُن میں کیا ہے؟

اگر کچھ برتری ہے تو سوائے تقویٰ کے اور کچھ نہیں ہے۔ اِنّ اکرمکم عند اللہ اتقاکم .... کا مضمون آپ نے نکالا ہے۔

ع ڈرو یارو کہ وہ بینا خدا ہے　　اگر سوچو یہی دار الجزاء ہے

تقویٰ کا جو فقدان ہے اُس کے نتیجے میں اگر آپ غور کرنے والے ہوں تو آپ کو اسی دُنیا میں ساتھ ساتھ اُس کی جزاء یعنی سزا کی شکل میں جزاء ملنی شروع ہو جاتی ہے۔ اسی لئے اس کو دار الجزاء کہتے ہیں۔

ع مجھے تقویٰ سے اُس نے یہ جزاء دی　　فسبحان الذی اخذ الاعادی

کہ مجھے اس مقام پر کھڑا کیا ہے۔ یہ تقویٰ کے نتیجے میں کھڑا کیا ہے۔

ع عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ　　مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
سنو ہے حاصلِ اسلام تقویٰ　　خدا کا عشق مے اور جام تقویٰ
مسلمانو بناؤ تام تقویٰ　　کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ
یہ دولت تو نے مجھکو اے خدا دی　　فسبحان الذی اخذ الاعادی

پھر فرماتے ہیں:-

"وہ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے۔ نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اُس کو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے کہ تم دُکھ دیئے جاؤ۔ اور اپنی کئی اُمیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو۔ کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے۔ کہ تم اُس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں۔ تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو۔ اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو"

یہ وہ پیمانہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے سامنے رکھا۔

اب کیا پاکستان کی جماعت اس پیمانے پر پورا نہیں اُتر رہی؟ کتنی گالیاں ہیں جو ان کو دن رات دی جاتی ہیں۔ کتنے دُکھ ہیں جو اُن کو پہنچائے جا رہے ہیں۔ کتنی کڑی تکلیفوں کی آزمائشیں ہیں جن میں وہ مبتلا کئے جا رہے ہیں۔ اور اس کے باوجود خدا گواہ ہے کہ اُنہوں نے پیوند نہیں توڑا۔ اور اپنے پیوند میں مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ایسی پیاری جماعت کے متعلق کوئی کہے اپنے ایک ذاتی چھوٹے سے مشاہدے کے نتیجے میں کہ وہ ایک غیر متقی اور خدا سے دور اور ظالم اور سفاک اور منافق ہیں تو پھر دُنیا میں باقی کہیں بھی کوئی حق کا نشان تک آپ کو دکھائی نہیں دے گا۔ فرماتے ہیں:-

"تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ نیک عمل دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجے پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سُست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا؟ جب خدا نے یہ ذمہ داری اپنے اوپر لے لی ہے۔ تو پھر بے وجہ اتنی زیادہ وہ باتیں اپنے ہاتھ میں لینے کی ضرورت ہی کوئی نہیں جن کا خدا خود ذمے دار ہو چکا ہے۔ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ خدا تعالیٰ خود ذمہ دار ہے

گندوں کو آہستہ آہستہ نکال کر باہر پھینکتا چلا جائے گا۔ اور یہ نمونہ ہم ہر روز دیکھ رہے ہیں۔ جاری نمونہ ہے۔ بہت سے ایسے ہیں جو بظاہر نیک انجام کی طرف بڑھ رہے تھے لیکن دل میں گندگی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آخری وقت میں اُن کو نیک انجام سے محروم کر دیا۔

"...... وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا۔ اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ بگاڑ نہ سکے گا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب اُسی کی مخلوق ہے۔ لیکن وہ اُس شخص کو چن لیتا ہے جو اُس کو چنتا ہے۔ وہ اُس کے پاس آجاتا ہے جو اُس کے پاس جاتا ہے۔ جو اُس کو عزت دیتا ہے وہ اُس کو بھی عزت دیتا ہے"

پس اللہ تعالیٰ سے اپنے تقویٰ کا تعلق مضبوط تر کرتے چلے جائیں اور اپنے تقویٰ کی فکر کریں اور اپنی اولاد کے تقویٰ کی فکر کریں۔ وہ آپ کی اپنی ذات میں داخل ہے۔ اسی لئے وہ قرآن کریم کی آیت جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی تھی اس میں یہ لطیف مضمون بھی بیان فرما دیا کہ اگر تم میں حقیقۃً سوسائٹی کی اصلاح کی فکر ہے۔ تو اپنی اولاد پر پہلے کام کرو اُس کے لئے دُعائیں کرو۔ اُس کے لئے اصلاح کی کوشش کرو۔ اگر تم ایسا کرتے ہو تو تمہارے دل کی سچائی کم سے کم ثابت ہو جائے گی۔ تم اس بات کے اہل ہو گے کہ غیروں کو بھی نصیحت کرو۔ اُن کے اندر بھی اگر کمزوریاں ہیں تو دور کرنے کی کوشش کرو۔ اور یہ مضمون کھول دیا کہ اولاد سے جب تم یہ معاملہ کرتے ہو تو تمہیں پتہ ہے کہ کیا معاملہ کرتے ہیں۔

یعنی اس میں سنجیدگی پائی جاتی ہے۔ اور اُس سنجیدگی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ پھر تبدیلیاں بھی پیدا کرتا ہے۔ اگر غیر سنجیدہ ہوتے ہو اور محض دکھاوا ہے اُس پر کوئی بھی اثر نہیں پڑتا۔ تمہارا رُخ کسی اور طرف ہے اولاد کا رُخ کسی اور طرف ہے۔ اور اگر اولاد کی حقیقی پرواہ ہی نہیں اور غیروں پر ظلم کرنے پر آمادہ ہو تو پھر تمہارا تقویٰ نہیں ہے۔
اس لئے اپنی اولاد کا جو پہلو ہے اُس کو نہ بھولیں۔

سب سے پہلے خصوصیت کیساتھ اپنی اولاد کی طرف توجہ کریں

اور اگر آپ اپنی اولاد کی طرف متوجہ ہو جائیں گے تو پھر سوسائٹی میں ہر جگہ تقویٰ کی یاد دہانی کرانے والے ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے جن کی نصیحت پر بدظنی نہیں کی جاسکتی۔ جن کی نصیحت میں ضرورت سے زیادہ تلخی پیدا ہونی ہی نہیں چاہیے سوائے اس کے کہ اتنے بگڑے ہوں بعض، جیسا بعض دفعہ، بعض ماں باپ ہو جاتے ہیں کہ خود اپنی اولاد پر ایسی سختی کرتے ہیں جس کا ہم کو حق نہیں ہوتا۔ دشنام طرازی کرتے ہیں۔ گھر میں فساد برپا کیا ہوتا ہے۔ چین اُڑا دیتے ہیں اپنے بیوی بچوں کا اور اپنے ہاتھ سے ہلاک کر دیتے ہیں اپنی اولاد کو۔ ایسے ہی بچوں کے متعلق قرآن کریم نے فرمایا لَا تَقْتُلُوا اَوْلَادَکُمْ ...... کہ اپنی اولاد کو خود اپنے ہاتھوں سے قتل نہ کیا کرو۔ مگر یہ عمومی قانون نہیں ہے۔ بھاری اکثریت انسانوں کی ایسی ہے جو اولاد کے متعلق ناجائز سختی پر آسانی سے آمادہ نہیں ہو گی۔ اس لئے وہاں آپ کو پریکٹس کرنے کا موقعہ مل جائے گا تقویٰ کی۔ تقویٰ پیدا کرنے کی پریکٹس کرنے کا موقعہ مل جائے گا۔ اگر وہاں آپ سیکھ لیں کہ کس طرح تقویٰ پیدا کیا جاتا ہے کس طرح اصلاح کی جاتی ہے۔ تو پھر نسبتاً زیادہ اہل ہو جائیں گے آپ اپنے گرد و پیش کی اصلاح کرنے میں۔ بہر حال جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے اصلاح کا مضمون بالکل اور ہے۔ اصلاح کے مضمون میں طعن و تشنیع نہیں پائی جاتی۔ اُس میں غصہ نہیں ہوتا۔ اُس میں دُکھ دینا نہیں ہوتا بلکہ دُکھ اُٹھانا ہوتا ہے۔ اتنا نمایاں فرق ہے اس میں کہ کوئی نابینا ہو تو اُس کو یہ دکھائی نہیں دے گا ورنہ حقیقت میں یہ فرق بالکل واضح ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھیں کہ اپنے پر ظلم اور غیروں کے لئے رحمت۔

اصلاح جب بھی کی دُکھ سہہ کے کی اور خود دُکھ اُٹھا کر کی۔

غیروں کو دُکھ میں مبتلا کر کے نہیں کی۔ اس لئے یہ محفوظ قانون ہے۔ تھمب رُول (THUMB RULE) جس کو انگریزی میں کہتے ہیں۔ اس میں آپ کبھی دھوکا نہیں کھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اِن اعلیٰ تقویٰ کے مضامین کو سمجھنے اور اُن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ ثانیہ:۔

آج کچھ نماز جنازہ غائب احباب کی اور خواتین کی ہو گی۔ جمعہ کے معاً بعد ایک ہمارے وقفِ جدید کے پُرانے کارکن بہت ہی مخلص فدائی دوست تھے صوبیدار شرافت احمد صاحب۔ اُن کی اہلیہ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کچھ عرصہ کافی علیل رہ کر اب وفات پا گئی ہیں۔
عزیزہ طاہرہ بی بی صاحبہ یہ بہت چھوٹی سی بچی تھی بہت پیاری بہت محبت اور نیکی کی باتیں کرنے والی تین سال کی عمر تھی صرف۔ بڑی ذہین جماعت سے بہت پیار کرتی تھی۔ یہ ہمارے محمود الفضل بٹ جو بہت ہی اچھے خدا کے فضل سے کامیاب داعی الی اللہ ہیں کرائیڈن کی جماعت کے اُن کی بھتیجی ہے۔ اور اچانک یہ حادثے کا شکار ہو گئی غالباً یہ کھڑکی میں گری جھانکتے جھانکتے۔ مگر بہرحال حادثے کے نتیجہ میں وفات پا گئی۔ اور بڑا گہرا صدمہ ہے ان کے ماں باپ کو عزیزوں کو کیونکہ بچی بہت پیاری تھی۔ اُن کے لئے بھی دُعا کریں۔ اس کی تو خیر خدا تعالیٰ نے مغفرت کے سامان خود ہی فرمائے ہوئے ہیں۔ مکرم سیٹھی فضل حق صاحب یہ بھی کرائیڈن کی خاتون ہیں لجنہ کی اچھی کام کرنے والی قرآن کریم وغیرہ کی تلاوت وغیرہ کیا کرتی ہیں اُن کے اجلاسوں میں بھی لیقہ شاہدہ اُن کے والد۔ اور ان سے بڑھ کر قابل ذکر ہیں اُن کے بھائی جو جہلم کے امیر ہیں اور جب سے اُنہوں نے امارت سنبھالی ہے ماشاء اللہ بہت ہی اچھا کام چل رہا ہے جہلم کی جماعت کا اور ہر پہلو سے وہاں نمایاں فرق ہے۔ چنانچہ مربی کی رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ جس مسجد میں بہت کم نمازی ہوتے تھے اب خدا کے فضل سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ ان کے والد اچانک وفات پا گئے یہ آنکھوں کے آپریشن کے لئے گئے تھے لیکن آپریشن سے پہلے ہی ایک رات ہارٹ فیل ہو گیا۔
چوہدری محمود نصرت اللہ صاحب سمن آباد لاہور میں، چوہدری اللہ بخش صاحب جو برادر اصغر چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی سابق مبلغ تنزانیہ ہیں اُن سے پانچ سال چھوٹے تھے۔ بڑی عمر تھی اور فالج کی وجہ سے اُن کی وفات ہوئی ہے۔
آخری جنازہ کا اعلان ہے محمد حبیب صاحب ابن مکرم محمد لطیف صاحب سندھی یہ ہمارے مبلغ ماریشس مکرم رفیق احمد جاوید کے چھوٹے بھائی تھے اور امریکہ گئے ہوئے تھے وہاں کسی حادثے کا شکار ہو گئے۔ غالباً موٹر کے حادثے کا۔

اِن پانچوں کی نماز جنازہ غائب جمعہ کے معاً بعد ہو گی۔

اعلانات نکاح

(۱) ۔ مورخہ ۳/۴ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں برادرم مکرم شبیر محمد صاحب ابن مکرم ولی محمد صاحب گجراتی درویش قادیان کا نکاح عزیزہ سعیدہ بانو بنت مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب آف کھمبرواڑہ کے ساتھ مبلغ آٹھ ہزار دو صد روپے حق مہر پر پڑھا۔ خوشی کے اس موقعہ پر مکرم شبیر محمد صاحب نے مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ (ادارہ)

(۲) :۔ مورخہ ۲۲/۴ کو مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید نے خاکسار کے بیٹے عزیزم سرور خان صاحب کا نکاح مکرمہ الزرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عزیز خان صاحب آف پنگال کے ساتھ مبلغ تیرہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اسی خوشی میں عزیزم سرور خان صاحب نے مبلغ ۱۰/ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

خاکسار دلاور سملی خان کیرنگ (اڑیسہ)

احباب ان ہر دو رشتوں کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے دعا کریں۔ (ادارہ)

خطبہ جمعہ

مَیں خدا کی قسم کھا کے گواہی دیتا ہوں کہ اگر جماعت متقی ہیں تو دنیا میں پھر کوئی متقی نہیں ہے

دل میں خواہش ہے کہ ہم بھی حرکت کریں اور ایک فعّال وجود بن جائیں تو تقویٰ کا زادِ راہ لیں جس کی قوت سے روحانی سلسلے چلتے ہیں

اگر اپنی اولاد کی اصلاح کی طرف متوجہ ہو جائیں تو پھر سو سال میں جو جگہ تقویٰ کی یاد دہانی کرانے والے پیدا ہو جائیں گے جن کی نصیحت پر بدظنی نہیں کی جائیگی

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۳ امان ۱۳۶۶ ہش مطابق ۱۳ مارچ ۱۹۸۷ء بمقام مسجد فضل لندن

مرتبہ: مکرم عبد الحمید غازی صاحب لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ الفرقان کی آیت نمبر ۷۵ کی تلاوت فرمائی:-

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ
ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝

پھر فرمایا:-

عموماً میں جب جمعہ کے لئے آتا ہوں تو پہلے احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہوں اور پھر اذان کی اجازت دیتا ہوں۔ اس دفعہ خیال اور ہی کھویا ہوا یہ بھول ہی گیا اور میں بھی تعجب کر رہا تھا کہ اذان کیوں نہیں فوراً شروع کی۔ تو اب میں احمد کو تاخیر کو دور کرتے ہوئے آپ سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہوں۔

دنیا میں ہمیں جتنے کیمیاوی ردِّ عمل دکھائی دیتے ہیں، ان میں کچھ تو ایسے ہیں جو مستقل جاری وساری ہیں اور ہم نہ ان کو روک سکتے ہیں نہ ان کو چلا سکتے ہیں۔ قانونِ قدرت کی طرف سے ایک جاری نظام ہے۔ اور کچھ ایسے ہیں جو اپنے آغاز کے لئے کسی مدد اور سہارے کے محتاج ہوتے ہیں۔ جب تک انہیں چلنے کا حکم نہ دیا جائے اس وقت تک وہ ردِّ عمل جاری نہیں ہوتے اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے مددگار مقرر فرمائے ہوئے ہیں جو اس ردِّ عمل کو چلانے کے لئے ایک قسم کے ٹریگر (TRIGGER) جس کو انگریزی میں کہتے ہیں، لبلبے کا کام دیتے ہیں۔ وہ ٹریگر چلے تو وہ چلیں گے ورنہ وہ خاموش پڑے رہیں گے اور ٹریگر کی مثال کے ساتھ ہی سب سے پہلی مثال جو سامنے آتی ہے وہ بارود کی ہے۔ کتنے ہی کارتوس ہیں یا بم ہیں جن کے اندر بارود پڑے ہوئے ہیں اور وہ بالکل بے ضرر ہیں۔ کسی کو کچھ نہیں کہتے۔ لیکن ایک چھوٹا سا شعلہ جو اُن کو چلنے کا حکم دیتا ہے یا اُن کی مدد کرتا ہے چلنے میں۔ وہ جب اُن پر چلے یا دھماکا، جو دھماکے سے چلنے والے بارود ہیں اُن کے لئے ظاہر ہو۔ تو اچانک ایک حیرت انگیز اور نہایت ہی برق رفتار سلسلہ کیمیاوی اثرات کا شروع ہو جاتا ہے۔ اسی سے انسان نے بہت فائدہ اٹھایا ہے اور انسان نے جتنی مشینیں ایجاد کی ہیں ان میں بہت حد تک

خدا تعالیٰ کے جاری کردہ نظام

سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اب موٹر ہے اس میں ایک پٹرول ہے جو دراصل موٹر کی غذا ہے جو ساری طاقت دیتا ہے چلنے کے لئے۔ لیکن اگر بجلی کا شعلہ نہ چلے جو سٹارٹر (STARTER) سے چلتا ہے جس کے لئے الگ انتظام کیا جاتا ہے تو کروڑوں ٹن بھی پٹرول کسی کے پاس پڑا ہو۔ کتنے ہی اس کو استعمال کرنے کے لئے جہاز یا موٹریں وغیرہ موجود ہوں۔ اس کا کوئی بھی فائدہ نہیں۔ چلانے کے لئے ایک مددگار، ایک معاون کی ضرورت ہے جو اسے بہرحال رہے گی۔

ان امور پر جب آپ غور کرتے ہیں تو انسانی زندگی میں بھی ہمیں بکثرت اس کی مثالیں دکھائی دیتی ہیں اور اگر قانونِ قدرت پر انسان غور کرے اور ان مثالوں کو انسانی زندگی کی مثالوں پر چسپاں کرے تو اس سے بہت سے سبق ملتے ہیں۔ پچھلے کچھ عرصے سے میں جماعت کو تحریک کر رہا ہوں مختلف نیک کاموں کی اور یہ بتا کر وقت، ویسے تو ہر انسان کے لئے وقت تھوڑا ہی ہے لیکن ایک خاص سنگِ میل کو مدِنظر رکھتے ہوئے جو

سو سالہ جشن کا سنگِ میل ہے

اجتماعی حیثیت سے جماعت کے پاس بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے۔ اور مختلف تحریکات کر رہا ہوں اصلاحِ نفس کی، اصلاحِ معاشرہ کی، تعلق باللہ کو بڑھانے کے لئے اور تبلیغ کے لئے مستعد ہونے کے لئے۔ جلد تر ساری دنیا میں اسلام کا نور پھیلانے کے لئے جتنی بھی جدوجہد کی ضرورت ہے جس نوع کی جدوجہد کی ضرورت ہے، اس کی طرف توجہ دلا رہا ہوں۔

لیکن بعض دوستوں کے بڑے معذرت کے خط آتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ تمنا تو بیدار ہو گئی ہے لیکن طاقت نہیں ہے۔ اور بعض اپنے متعلق یہ لکھتے ہیں، اور جو اپنے متعلق لکھتے ہیں ان کے اندر ایک درد پایا جاتا ہے۔ دعا کی تحریک ہوتی ہے وہ کہتے ہیں سمجھ نہیں آتی جب ہم خطبے سنتے ہیں، جب کوئی پیغام سنتے ہیں تو دل میں ایک بڑا زبردست ولولہ پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے بعد پھر عمل کی قوت نہیں آتی۔ اور ہم احساسِ محرومی کا شکار ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ بعض لوگ ہیں جو اپنے متعلق نہیں لکھتے دوسروں کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ تو خطبے دیتے رہتے ہیں وہاں وہی حال ہے سب کا۔ اور فلاں میں یہ برائی پائی جاتی ہے، فلاں میں یہ برائی پائی جاتی ہے۔ بعض عورتیں ہیں اُن کی شکایتوں میں درد بھی پایا جاتا ہے اور غیرت کی شکایت بھی اپنے خاوند کی۔ کہتی ہیں ہم نے تو یہاں تک بھی کیا کہ آپ کے خطبے سنائے اُن کو سمجھا کے۔ کہ یہ ہوتا ہے حسنِ سلوک معاشرے میں۔ عائلی زندگی یہ ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ آپ سے یہ تقاضا کرتے ہیں۔ لیکن کوئی فرق نہیں پڑا۔ وہی زندگی وہ چال چلن، وہی رہن سہن، وہی ناانصافی یا سختی اُن کے بیان کے مطابق۔ تو ان سب امور پر غور کرتے ہوئے میں نے اس کا یہی ایک جواب پایا کہ انسانی زندگی میں، جسے ہم پٹرول کہتے ہیں، چلنے کی طاقت دینے والی چیز۔ وہ قوت جسے چلایا جائے تو پھر وہ بڑے عظیم الشان کارنامے دکھاتی ہے۔

وہ قوت کیا ہے انسان میں؟

اور تقدیر اس قوت پہ کیا اثر کرتی ہے؟ تقریر اور نصیحت اور یاد دہانیاں یہ سارے تو اس شعلے کی طرح ہیں جو بارود پہ چلے تو اس میں ایک ردِّ عمل جاری کر دیتا ہے۔ یا پٹرول کو حکم دیتا ہے کہ تم چل پڑو۔ یا اسی قسم کے دوسرے انسانی مشینوں میں، انسان میں، استفادہ کرتے ہوئے، تعاون کا ایک نظام جاری کر دیتا ہے۔ لیکن اگر پٹرول نہ ہو تو شعلہ بیکار جائے گا۔ خالی سٹارٹر چلا کے آپ گھنٹوں بیٹھے رہیں موٹر میں، گھنٹوں تو سٹارٹر (STARTER) آپ کا ساتھ بھی نہیں دے گا۔ چند منٹ کے اندر اندر وہ بھی جواب دیدے گا۔ اور کسی قسم کی کوئی حرکت اس موٹر میں پیدا نہیں ہوگی۔ تو اس کا جواب پھر

مجھے قرآن کریم میں یہ ملا۔ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی وَاتَّقُوْنِ یٰاُولِی الْاَلْبَابِ۔

قرآن کریم نے بھی انسانی نظام میں ایک پٹرول کا، ایک قوت کے ذخیرے کا ذکر فرمایا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ باوجود اس کے کہ آسمان سے نور نازل ہو چکا ہر قسم کی ہدایت مل گئی۔ اور دلوں کو گرما دینے والا وجود، جیسا پہلے کبھی نہیں آیا تھا، ویسا وجود ظاہر ہو گیا۔ لیکن جب تک تمہارے اندر وہ تقویٰ موجود نہیں ہو گی جس سے قوت پا کے تم آگے چلو گے۔ اس وقت تک یہ ساری نعمتیں یہ سارے کارخانے بیکار جائیں گے۔ اور فرمایا: وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی۔

سفر پہ روانہ ہونا چاہتے ہو، دل میں خواہشیں پیدا ہو گئی ہیں۔ جی چاہتا ہے کہ ہم بھی حرکت کریں اور ایک فعّال وجود بن جائیں لیکن زادِ راہ تو کوئی نہیں لیا۔

وہ زادِ راہ ہے کیا جس کی قوت سے روحانی سلسلے چلتے ہیں؟ وہ تقویٰ ہے

اب اس جواب کی روشنی میں جب آپ ان سب حالات پر نظر ڈالیں جو جماعت پر گذر رہے ہیں، تو ہر دفعہ یہی جواب ملے گا۔ جب متقی کے کان پر آواز پڑتی ہے تو صرف اس کا وجود مرتعش نہیں ہوتا بلکہ متحرک ہو جاتا ہے۔ صرف لرزہ ہی نہیں طاری ہوتا اس کے وجود پر۔ بلکہ مستقلاً وہ آگے بڑھنا شروع ہو جاتا ہے اور جس نوع کا بھی کام آپ اس سے لینا چاہیں جس سمت میں بھی آپ اسے حرکت دیں، وہ ایک نتیجہ خیز وجود بن جاتا ہے اور جب تقویٰ کی کمی ہو، تو ارتعاش پھر بھی آجاتا ہے۔ بسا اوقات، لاکھوں آدمی جلسے پر، کسی کا وعظ سن رہے ہوں ان کا وجود بعض نصائح سے متاثر ہو کر کانپ اٹھتا ہے، واقعۃً ارتعاش پیدا ہو جاتا ہے بدن پہ۔ لرزہ طاری ہو جاتا ہے آنکھوں سے آنسو بھی جاری ہو جاتے ہیں لیکن جب وہ جاتے ہیں تو پھر تقویٰ کے چشمے نہیں ہوں گے جن کے اندر وہ قوت کارفرما ہو چکی ہو جو ان کے وجود کے اندر پہلے ہی تھی لیکن مخفی تھی، خوابیدہ حالت میں تھی۔ اور پھر دوبارہ انہیں چنگاری کی ضرورت پیش نہیں آتی وہ جو ارتعاش ہے وہ ایک مستقل حرکت کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ وہ آگے بڑھنے لگتے ہیں۔ تو اگر واقعۃً ان بیبیوں کا پیار درست ہے جو اپنے خاوندوں کا ذکر کرتی ہیں بڑے درد کے حالات لکھتی ہیں۔ تو اگر ان کے اندر وہ تقویٰ نہیں ہے تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں؟ کوئی کسی کا کچھ نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے دعا مانگیں۔ اور اسی سے قرآن کریم نے

تقویٰ کے لئے جو دعا سکھائی

اس میں عجیب بات ہے، عائلی زندگی کا خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔

کہ اے خدا ہمیں ہمارے جوڑوں سے دل کا چین اور آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب فرما۔ قُرَّةَ اَعْیُنٍ سے مراد دونوں چیزیں ہیں۔ آنکھ کی ٹھنڈک، یعنی دل کا چین اور سکون۔ اور ہمیں متقیوں کے لئے امام بنا۔

متقیوں کے لئے امام بننے کی دعا

بہت ہی حیرت انگیز سبق قوموں کے لئے اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور اگرچہ اس نسبت سے یہاں پہلا اطلاق اس کا اولاد پر ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی جتنی قومیں ہیں، ان پر آپ نظر دوڑا کے دیکھیں۔ لیڈر شپ اگر متقیوں کی نہیں ہے تو اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ لیڈر شپ میں تقویٰ سے قوت پیدا ہوتی ہے اور ہر تقویٰ کا اپنا الگ میدان ہے انسانی زندگی کے جو مذہب کے علاوہ میدان ہیں، ان کے اندر بھی تقویٰ کا مضمون چلتا ہے۔ جو سیاست ہے، اس میں اگر قوم اپنے مقصد سے مخلص نہ ہو، اپنے وطن کی محبت میں مخلص نہ ہو تو غیر متقی قوم ہے۔ اس کے لیڈر ہزار کوشش کریں ان کے اندر کوئی مستقل تبدیلی، کوئی پاک تبدیلی پیدا نہیں کر سکتے۔ ایک شور ڈالتے رہیں گے۔ وہ منہ سے جھاگ بھی نکالتے رہیں گے لیکن قوم جیسی کہ بے عمل تھی، ویسی ہی بے عمل رہے گی۔ کیونکہ خالی سٹامنا (stamina) ہے ان کے پاس اور وہ زادِ راہ نہیں ہے جس کا قرآن کریم نے ذکر فرمایا:

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی

اسی طرح مذہب کی دنیا میں بھی یہی حال ہے اور تقویٰ کے نتیجے میں ہی قومیں آگے بڑھا کرتی ہیں۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے دو قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ ایک وہ جنہیں تقویٰ کی فکر رہتی ہے۔ وہی ہیں جو حقیقت میں ہدایت پانے کے اہل ہیں۔ اور ایک وہ ہیں جو دوسرے کے تقویٰ کی فکر نہیں کرتے بلکہ دوسرے کی برائیوں کا کھوج نکالنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ اور اسی کا نام انہوں نے اپنا تقویٰ رکھ لیا ہے اور غیروں کے تقویٰ کی تلاش رکھ لیا ہے۔ حالانکہ تقویٰ کی تلاش سے تو ان کا تعلق ہونا تھا۔ نہ ان کو اپنے تقویٰ کی کوئی فکر ہوتی ہے اور ان کو ہر طرف برائی ہی برائی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن اس قسم کے لوگوں میں آگے پھر دو گروہ ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت میں ایسے لوگوں کی تعداد بہت ہی کم ہے اور دن بدن کم ہوتی چلی جا رہی ہے جو محض تخریب کے لئے تنقید کرتے ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو میں نے پچھلے چند سالوں میں محسوس کیا کہ غیر معمولی طور پر جماعت میں اس بات کی طرف دھیان منتقل ہو رہا ہے کہ

ہم اپنی فکر کریں

اور وہ زبانیں جو تنقید کے لئے ایسے بے دھڑک چلا کرتی تھیں یا وہ قلم جو تنقید کے لئے بے ساختہ بے لگام ہو جایا کرتے تھے ان میں بڑا فرق پڑتا چلا جا رہا ہے۔ ان زبانوں میں، ان قلم کی تحریروں میں ادب آنا شروع ہو گیا ہے۔ اپنی ذات کی فکر پیدا ہونی شروع ہو گئی ہے۔

لیکن ایک اور ایسا طبقہ ہے جس کے اندر مخفی نقص ہیں۔ اور جس کا مطلب یہ ہے کہ تقویٰ گہرا نہیں ہے اور کھوکھلا ہے اور وہ مخفی نقص اس طرح ظاہر ہوتے ہیں کہ ایک معاشرے میں وہ رہتے چلے جا رہے ہیں۔ انہیں کوئی برائی دکھائی نہیں دیتی۔ جب کسی شخص سے ان پر حملہ ہو۔ کوئی ان کے روپے کھا جائے۔ کوئی ان کے ساتھ بدسلوکی کرے تو اچانک سارا معاشرہ ان کو گندہ دکھائی دینے لگتا ہے۔ عجیب حالت ہے ان کی۔ جہاں رہے، جہاں تعریفیں کیں، جہاں

جماعت کے گن گائے

وہاں ایک شخص نے ان سے بدسلوکی کر دی تو یہ کہنے لگے، جاتے ہیں

"نماز تزکیہ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے۔"
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء)
پیشکش: گلوب مینوفیکچررس ۱۰ بی راجندرا اسٹریٹ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۲ | فون: 27-0441 گرام: GLOBEXPORT

صرف کھوکھلی ہے جماعت، اس کے اندر کچھ بھی نہیں ہے۔ غیر متقیوں کا ایک ٹولہ ہے۔ ہم نے تو آزما کے دیکھا۔ فلاں شخص نے ہمارے پیسے کھا لئے اور یہ بھی ضروری نہیں ہوتا کہ اس نے واقعۃً کھائے بھی ہوں۔ جب تحقیق کی جاتی ہے تو بعض دفعہ بالکل برعکس شکل نظر آتی ہے۔

مجھے ایک شخص کے خط آنے شروع ہوئے۔ کہ جماعت کا کیا حال ہے! آپ کہتے ہیں کہ جماعت متقی ہے۔ اور یہ، وہ ... اور غیروں سے افضل اور آگے بڑھ گئی۔ اور فلاں شخص سے میرا معاہدہ ہوا۔ اس نے میرے روپے دبا لئے۔ ابھی بھی اس کی عزت ہے جماعت میں اور ابھی بھی وہ، اس نے اپنی طرف سے کہا کہ وہ چوہدری بنا پھرتا ہے۔ اور کوئی نظام نہیں ہے اور کوئی پکڑ نہیں ہے۔ غریبوں کے لئے پکڑ رہ گئی ہے۔ امیروں کے لئے کوئی پکڑ نہیں۔ اس مضمون کے خط لکھنے شروع کئے۔

میں نے ایک کمشن مقرر کیا اور بالکل غیر جانبدار کمشن۔ جس کو سختی سے تاکید کی کہ تم نے قطعاً کوئی پرواہ نہیں کرنی کہ کوئی کس مقام کا آدمی ہے۔ لازماً، خالص تحقیق کر کے مجھے بتانی ہے۔

میں دیکھوں گا کہ کس طرح کوئی بظاہر بڑا ہو کر کسی غریب پر ظلم کرتا ہے

اُن کی تحقیق، جس کے ساتھ قطعی ثبوت تھے، اس نے ثابت کیا کہ وہ شخص جو شکایت کنندہ ہے اس نے اتنی رقم اس کی دینی ہے۔ اور جب اس پر ایکشن (Action) لیا گیا۔ تو اب اُس کا رنگ اور بدلا ہوا ہے کہ رحم بھی تو دنیا میں کوئی چیز ہوتا ہے۔ غریب سے ہمدردی کرنی چاہیئے۔ تو اپنی ذات پر رنگ ہی بدلتے جاتے ہیں۔ تقویٰ کی تعریفیں بدلتی چلی جاتی ہیں۔ یہ ایسے شخص وہ ہیں جن کا عام حالات میں پتہ نہیں چلتا۔ عام حالات میں ٹھیک رہتے ہیں۔ ربوہ کے متعلق بعض خط ایسے آیا کرتے تھے بے انتہا تعریف کے، جماعت کی، سوسائٹی کی تعریف کے

بہت اچھی جماعت ہے ماشاء اللہ

پردے میں یہ کر دیا اور فلاں میں یہ کر دیا۔ کسی معاملے میں نظام جماعت نے پکڑ کی۔ تو ایسے خط آنے لگے کہ تقویٰ کا نشان تک نہیں بنتا اس شہر میں۔ ہر شخص بددیانت۔ ہر شخص دھوکے باز۔ جتنا بڑا آدمی، اتنا بڑا منافق! اچانک ایک رات میں یہ انقلاب کیسے برپا ہو گیا! تو معلوم ہوتا ہے کہ تقویٰ کا مضمون بہت ہی باریک نگاہ سے دیکھنے کا تقاضا کرتا ہے۔

بعضوں کے تقویٰ پر خدا کی ستاری کے پردے پڑے ہوئے ہیں۔ اور اللہ ان پردوں کو سلامت رکھے تو ٹھیک ہے۔ ورنہ وہ پردے پھٹیں گے کچھ اور مضمون اندر دکھائی دیتا ہے۔ اور اس کے برعکس خدا کے فضل سے جماعت کی ایک بڑی بھاری تعداد ہے جو آزمائشوں میں آ کر بھی تقویٰ میں آگے بڑھتی ہے اور میں جانتا ہوں کہ

جماعت بالعموم خدا کی نظر میں ایک متقی جماعت ہے

مجھے جماعت سے جتنا رابطہ پڑا ہے، میں خدا کی قسم کھا کے گواہی دیتا ہوں کہ اگر یہ جماعت متقی نہیں تو دنیا میں پھر کوئی متقی نہیں ہے آج۔ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا نے ہمیں تقویٰ کی پہچان سکھا دی۔ فرمایا تمہاری امامت کی طاقت تمہاری جماعت میں ہے۔ اگر جماعت میں تقویٰ ہے تو تم طاقتور ہو۔ اگر جماعت میں تقویٰ نہیں ہے تو تم کمزور اور بے کار امام ہو۔ تمہاری کسی بات کا، کسی سکیم کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہو گا۔ پس وہ جماعت جو ہر نیکی کی طرف بلانے پر والہانہ، عاشقانہ آگے بڑھتی ہے۔ حیرت انگیز قربانی کے مظاہرے کرتی ہے جو کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے تقدس کی تحریک ہو یا کوئی اور تحریک ہو یا مالی قربانی ہو۔ کون سی ایسی تحریک ہے جس میں جماعت نے آواز پر لبیک نہ کہا ہو۔ ایسی حیرت انگیز جماعت ہے جس کی کوئی نظیر دنیا میں نہیں ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا ثمرہ جماعت ہے۔ اس کے متعلق جب لوگ ظالمانہ اعتراض کرتے ہیں جماعت میں سے ہی تو دل میرا پھٹنے لگتا ہے غم سے۔ اُن کو اپنی فکر کرنی چاہیئے کسی کی برائی دور کرنے کے لئے دردمند ہونا بالکل اور بات ہے۔ لیکن جب اپنے اوپر معمولی سی چوٹ پڑے تو انسان یہ بات بالکل بھلا دے کہ کس پر زبان دراز کر رہا ہے کن لوگوں کے متعلق باتیں کر رہا ہے۔ ایسے لوگ اولین میں بھی تھے اور آخرین میں بھی پیدا ہو رہے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی ایسے لوگ تھے۔ کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی زبانِ طعن دراز کرنے سے باز نہیں آئے۔ لیکن اس کے باوجود میں جانتا ہوں کہ بالعموم خدا کے فضل سے نہ صرف جماعت تقویٰ کے معیار میں بلند ہے بلکہ بلند تر ہونے کی تمنا رکھتی ہے۔ آگے بڑھنے کے لئے بیقرار ہے۔ اور کمزوریاں ہر انسان میں ہوتی ہیں۔ کوئی انسان ایسا نہیں جس میں کمزوریاں نہ ہوں۔ دیکھنا یہ ہے اس شخص کی توجہ کس طرف ہے۔ کمزوریاں بڑھنے پر وہ خوش ہے یا کمزوریاں کم کرنے کی طرف متوجہ ہے۔ بعض لوگ ایسے ہیں جن کو کمزوریوں کے باوجود ہر وقت فکر لگا رہتا ہے کہ میری فلاں کمزوری، میری فلاں کمزوری ابھی تک دور نہیں ہوئی میرا کیا بنے گا؟

بعض لوگ ایسے ہیں کہ جن کو برائی کی تمنا ہے اور حسرت ہی رہتی ہے کہ ہماری تمنا پوری نہیں ہو سکی۔ جیسا کہ غالب نے کہا ہے ؎

ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت کی ملے داد
یارب اگر ان کردہ گناہوں کی سزا ہے

تو کہتا ہے میرا سر دامن کبھی ابھی تر نہیں ہوا تھا! میری زندگی کا دور ختم ہو گیا اور گناہوں میں میرا ابھی سر دامن بھی تر نہیں ہوا تھا۔ یہ بھی ایک صاف گوئی ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ

دنیا دو قسم کے انسانوں پر مشتمل رہا ہے

بعض بدیوں کی تمنا رکھتے ہیں اور ان کی طرف آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کے لئے اُن کی بداعمالیوں کے رستے ہیں جو روک ہے وہ ان کی بیچارگی ہوتی ہے۔ بس چلے تو ایسے ایسے لوگ ہیں جو دنیا کا، ہر انسان کا سارا مال کھا جائیں۔ ایسے لوگ ہیں جو دوسروں کے سب حقوق غصب کر جائیں۔ اپنی ترقی کی خاطر کسی کو تنزل کے گڑھے میں دھکیلنا پڑے تو کوئی اس میں عار نہ سمجھیں کوئی باک نہ سمجھیں۔ لیکن بے اختیاری ہے۔ ہر تمنا بدیوں کی پوری ہو ہی نہیں سکتی۔ اگر اس طرح پوری ہونے لگے تو دنیا آناً فاناً ختم ہو جائے اُن کے اندر بھی مخفی بد ہیں اور ظاہر بد ہیں۔ غیر متقیوں میں بھی بہت بڑی تعداد ہے جن کی بدی چھپی پڑی ہوتی ہے اندر۔ وہ دبی ہوئی ہے وہ وقت آنے پر ایکدم جلوہ دکھاتی ہے اپنا۔ اور جب جب وقت ملتا ہے اُسی وقت سر اٹھاتی ہے۔ جس حد تک توفیق اس کو ملتی ہے بدی کی وہ ضرور اپنا شر ظاہر کر کے چھوڑتی ہے۔ اس کے مقابل پر کچھ متقی ہیں

جن کی تمنائیں نیکی کے لئے ہیں

اُن میں بھی کمزوریاں ہیں۔ لیکن وہ کمزوریوں سے ہمیشہ ایک دکھ میں مبتلا رہتے ہیں اور ایک قسم کے عذاب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور کوئی بعید نہیں کہ اُن کا اسی دنیا میں جو عذاب ہے وہی اُن کے لئے بخشش کا موجب بن جائے۔ وہی اُن کے لئے اللہ کی رحمت حاصل کرنے کا موجب بن جائے اور جب میں کہتا ہوں کوئی بعید نہیں، تو اپنی طرف سے نہیں بلکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کہہ رہا ہوں۔

آپ نے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ وہ بے انتہا گناہگار تھا کہ اس سے زیادہ گویا گناہ کا تصور نہیں۔ مرتے وقت اُس نے اپنے بیٹوں کو نصیحت کی کہ تم میری لاش کو جلانا اور ایسے ایسا جلانا کہ

خاک کر دیا اس کو۔ راکھ بنا دینا۔ اور پھر اُس راکھ کو چاروں طرف ہواؤں میں اُڑا دینا کچھ پانی میں کچھ ہواؤں میں۔ تاکہ ہر طرف یہ بکھر جائے۔ کوئی نشان باقی نہ رہے یہاں۔ اور یہ نصیحت کر کے کچھ عرصے کے بعد وہ مرگیا۔ اُس کی اولاد نے اُس کی نصیحت پر عمل کیا اور اُس کے ساتھ یہی کیا۔ قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے بلایا۔ اور پوچھا کہ تو نے یہ کیوں کیا تھا! سارا واقعہ بیان کر کے "ہمارے علم میں ہے کہ تو نے ایسا کیا۔ کیوں ایسا کیا؟ اُس نے جواب دیا کہ اے خدا! تیری پکڑ سے"

تیرے عذاب سے سخت ڈرتا تھا

اور میں نے یہ ترکیب کی۔ کہ تجھ سے بچنے کا سوائے اس کے کوئی ذریعہ نہیں کہ میرا ذرہ ذرہ سب جگہ پھیل جائے ساری خاک بکھر جائے یا پانی میں غرق ہو جائے۔ تفصیلی حدیث ہے۔ اس میں درمیان میں یہ بھی ذکر ہے کہ خدا نے حکم دیا کہ پانی سے بھی اُس کے ذرات اکٹھے کئے جائیں اور خاک سے بھی ذرات اکٹھے کئے جائیں۔ اور اُس پر خدا نے فرمایا کہ تو مجھ سے اتنا ڈرتا تھا تو میں تجھے بخشتا ہوں۔

اب یہ ایسی مثالیں ہیں۔ جو خاص خدا کی رحمت کے بعض جلووں کو ظاہر کرنے کے لئے بتائی جاتی ہیں۔ عمومی قانون کے طور پر ایسی نہیں کہ ہر شخص کہے کہ چونکہ میں کچھ ڈرتا ہوں خدا سے اس لئے معاف کر دیا جاؤں گا۔ خدا کی نظر ہے دلوں پر۔ اس لئے بظاہر کچھ ایسے متقی بھی ہوں گے جن کے اندر کمزوریاں ہیں لیکن اُن کے دلوں میں اپنے اعمال کے نتیجے میں خود ایک جہنم پیدا ہو چکی ہے۔ اور کچھ ایسے بد ہیں جن کو بدیاں کرتے کرتے چین نہیں ملتا اور اُن کے اندر بھی ایک جہنم ہے مگر وہ ھل من مزید کی جہنم ہے۔ اور بھی چاہیئے کچھ۔ اور بھی چاہیئے کچھ اور بھی چاہیئے۔ وہ حسرتوں کی جہنم ہے اور یہاں یہ جہنم ہے اپنے کئے ہوئے پر ندامت کی جہنم۔ دونوں قسم کی جہنمیں ہوا کرتی ہیں۔ تو باہر کی آنکھ کو کیا پتہ کہ اندر کیا ہو رہا ہے۔ لیکن جب عمومی طور پر نیک کاموں کی طرف بلانے والا بلاتا ہے تو اُس وقت

اجتماعی ردّ عمل سے پتہ چلتا ہے

کہ بڑا عظیم الشان ذخیرہ تھا تقویٰ کا اس جماعت میں۔ جس کے نتیجے میں اُس نے حیرت انگیز طور پر نیکی کے کاموں میں لبیک کہا۔

اب یہ دوسرے علماء ہیں آپ اُن کو دیکھ لیں ساری دُنیا میں گھومتے پھرتے ہیں۔ منتیں کرتے ہیں قوم کی۔ غیرت دلاتے ہیں۔ ہمیں کہتے ہیں دیکھو مرتد ہو کر ایک مانگتا ہے تو اُن کی جماعت دس دیتی ہے۔ ہم لاکھ مانگتے ہیں تم دس بھی نہیں دیتے۔ اور تم اتنے زیادہ ہو اور تمہیں کوئی غیرت نہیں آتی۔ لیکن پھر بھی دل اُن کے لئے کھلتے نہیں ہیں۔ وہ جانتے ہیں یہ ہمارے امام بھی غیر متقی ہیں اور امام جانتے ہیں کہ ہمارے پیرو کار بھی غیر متقی ہیں۔

پس واجعلنا للمتقین اماما میں خدا نے ہمیں یہ عظیم الشان راز سکھایا کہ عام امامت کی تمنا نہ کرو۔ متقیوں کی امامت کی تمنا کرو۔ اور اگر تمہارے پیروکار متقی ہوں گے تو تمہارے اندر ایک عظمت پیدا ہو گی تمہارے اندر ایک رعب پیدا ہو گا۔ تمہارے اندر ایک دلیری پیدا ہو گی۔ تم جرأت کے ساتھ سب دُنیا کو چیلنج کر سکو گے۔ آؤ اور ہمارا مقابلہ کر کے دیکھو۔ تم یقیناً شکست کھا جاؤ گے۔

پس جب میں جرأت کے ساتھ اور بڑے حوصلے کے ساتھ ایسی باتیں کہتا ہوں تو اللہ پر توکل کرتے ہوئے آپ کے تقویٰ پر نظر رکھ کے ایسی باتیں کہتا ہوں۔ اور مجھے پتہ ہے کہ خدا اس معاملے میں مجھے کبھی شرمندہ نہیں کرے گا۔ اس لئے وہ لوگ جو ہمیشہ کاٹنے والی زبان استعمال کرتے ہیں یا نقص تلاش کرنے والی نظر استعمال کرتے ہیں۔ خود اپنے اوپر اگر وہ یہ کام کرنا شروع کر دیں تو یہ تقویٰ کی جنگ کا بڑا حصہ ہمارے لئے جیتا جائے گا۔ یہ بات بری نہیں ہے۔ آپ ظلم کریں بے شک لیکن غیر پہ نہ کریں۔

اپنی جان پہ ظلم کریں

اس مضمون کو قرآن کریم نے کھولا۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں۔ ظلوماً جہولا کا لفظ استعمال کئے۔ کہ قرآن کی امانت کے لئے ایک ہی انسان کامل تھا جس کو خدا نے حقدار سمجھا کہ جس پر قرآن نازل فرمایا جائے۔ اس لئے کہ ظلوماً جہولا تھا۔ بعض تفسیر کرنے والے لرزے میں مبتلا ہو جاتے ہیں یہ سوچ کر کہ مضمون چل رہا ہے قرآن کریم کی عظیم امانت کا اور آگئے ظلوماً جہولا بیان ہو گیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہاں ظلوماً سے مراد غیروں پہ ظلم کرنے والا نہیں بلکہ نیکی اور بھلائی کی خاطر اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے۔ اور جہولا سے مراد یہ نہیں ہے کہ اُسے کوئی پرواہ نہیں کہ دُنیا تباہی میں مبتلا ہوتی ہے یا اُس پر کیا گزرتی ہے۔ بلکہ نیکی کی خاطر اپنے نفس کو ہلاک کرنے کے معاملے میں بالکل مستغنی ہو چکا ہے۔ اُسے کوئی پرواہ نہیں کہ اُس کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس مضمون کی گواہی خود خدا نے قرآن کریم میں دی کہ لعلّك باخعٌ نفسك الا یکونوا مومنین اپنے آپ کو تو ہلاک کر لے گا اس لئے کہ دُنیا حق کو قبول نہیں کر رہی تو

ظلم اچھی چیز ہے۔ اگر اپنی بُرائیوں پر ظلم کیا جائے

اپنی کوتاہیوں پر ظلم کیا جائے۔ اور اپنے نفس پر ان معنوں میں ظلم کیا جائے کہ اُس کو کوئی لغزش نہ بخشی جائے۔ اگر لغزش کرتا ہے تو اُس کو ہر وقت آپ سینسر (CENSURE) تنقید کریں اُس کے اوپر۔ اُسے کہیں کہ تم نے ظلم کیا ہے۔ اور اپنے لئے ایک بے چینی پیدا کر لیں۔ یہ ظلم بہت ہی قیمتی اور پیارا ظلم ہے۔ جس کی تعلیم ہمیں قرآن کریم میں دی اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پاک ظلم کا نمونہ بنا کر ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ تو جذبہ تو اچھا ہے تنقید کا۔ لیکن رُخ بدلنے کی ضرورت ہے غیروں پر رحم کی نظر ڈالیں پیار اور محبت سے اُن کو نصیحت کریں۔ اُن کی مدد کریں۔ اُن کے اندر اگر ذخیرے ہیں تقویٰ کے تو اُنہیں انگیخت کرنے کے لئے وہ چنگاری بن جائیں۔ جو اُن کے ذخیروں میں وہ قوت کے دھماکے پیدا کر دے۔ لیکن ایسی بات نہ کریں کہ جو ذخیرے ہیں اُن پر اور پانی پڑے۔ اور بھی زیادہ ۵۹ بڑھنے اور نشو و نما پانے کے نا اہل ہوتے چلے جائیں۔

حقیقت یہ ہے کہ تقویٰ کے معیار بلند کئے بغیر ہم کوئی بھی عظیم الشان کارنامہ دُنیا میں سر انجام نہیں دے سکتے۔ اور باوجود اس کے کہ ہم تقویٰ کے خدا کے فضل سے نہایت ہی بلند معیار پر ہیں۔ لیکن مزید کی ضرورت ہے۔ اسی لئے بار بار یہ یاد دہانی کرانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ تقویٰ کا کوئی آخری مقام نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ انسانی تاریخ میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اور آپ کی ذات میں تقویٰ کا آخری مقام ظاہر ہوا۔ جس سے اوپر تقویٰ کا کوئی مقام انسان کے علم میں نہیں آسکتا۔ اُس کے بعد اُس مقام کی طرف حرکت کے مظاہر تو آپ کو نظر آئیں گے لیکن اُس مقام تک پہنچنے کا ایک بھی موقع آپ کو کہیں دکھائی نہیں دیگا۔ قریب تر ہونے کا مضمون ہے پھر۔ اور اس میں گم ہو کر جو اپنے وجود کو پوری طرح کھو کے وہ اُس کے قریب تر دکھائی دیگا۔ مگر پھر بھی اُس جیسا نہیں ہو سکتا۔ اُس میں کھویا بھی جائے تو ہم مرتبہ نہیں ہو سکتا۔ آقا آقا رہتا ہے۔ شاگرد شاگرد رہتا ہے۔ اس مضمون کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں بعض عالموں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کو نہیں سمجھا اور اُس پر بھی اعتراض کیا ہے۔

تو تقویٰ کا مضمون ایسا وسیع ہے اور اتنا بلند بھی اور اتنا باریک بھی کہ اس کیلئے ہمہ جہت نگرانی کی ضرورت ہے۔ اور ہر طرف کوشش کی ضرورت ہے۔ اس لئے آپ جس بھی مقام پر کھڑے ہوں آگے اور مقامات ہیں اور اگر تقویٰ واقعی سچا ہے تو پھر کسی مقام پر بھی آپ کھڑے ہوں آپ اُس پر مطمئن نہیں ہوں گے۔ یہی سمجھتے رہیں گے کہ ابھی کچھ کمی رہ گئی ہے ابھی میں کچھ بھی حاصل نہیں کر سکا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ سے پیار کرنے والے اور حقیقی متقیوں کا نقشہ کھینچتے ہوئے اسی مضمون کو بیان فرماتے ہیں:

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار — جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب — کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب
اُسے دے چکے مال و جاں بار بار — ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار

ایک دفعہ نہیں۔ بار بار سب کچھ فدا کرنے کا موقعہ ملتا چلا جاتا ہے۔ اور غم اور فکر یہ لگا ہوا ہے کہ ہم تو نابکار ہی رہے۔ کچھ نہیں کر سکے خدا کے لئے۔

یہ وہ تقویٰ کی تعریف ہے

جس پر اگر آپ عمل شروع کر دیں تو بفضلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو کوئی خطرہ نہیں کوئی غم نہیں۔ سب کچھ دے چکنے کے بعد احساسِ عجز دل میں پیدا ہو۔ اور نیکی کے متعلق غرور اور تکبر پیدا نہ ہو۔ بلکہ خیال یہ ہو کہ ہم بہت کچھ کر سکتے تھے جو نہیں کر سکے۔ جس رنگ میں کر سکتے تھے اُس رنگ میں پورا نہیں کر سکے۔ اس قربانی کے اعلیٰ تقاضوں پر پورا نہیں اُتر سکے۔.... بہت سے مضمون ہیں جو فرضی نہیں رہتے حقیقی بن جاتے ہیں۔ اور ایک عاجز انسان جانتا ہے کہ میں نہیں کر سکا یہ نہیں کہ وہ مبالغے کے ساتھ یا منافقت کے ساتھ ایسی باتیں کرتا ہے۔ وہ بھی لوگ ہیں جو بظاہر عجز کی باتیں کرتے ہیں لیکن صاف پتہ چلتا ہے کہ لفاظی ہے اور اس میں بھی وہ اپنی نیکی کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں اپنی بڑائی کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم تو کچھ بھی نہیں اور جانتے ہیں کہ لوگ کہیں گے کہ ہاں سب کچھ ہے۔ اور پھر بھی یہ کہہ رہا ہے کہ کچھ بھی نہیں۔

لیکن جن لوگوں کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ذکر فرما رہے ہیں یہ وہ اور لوگ ہیں۔ یہ واقعۃً جب اپنے اوپر گہری نظر ڈالتے ہیں قلم کی نظر جو تیز کہہ رہا ہوتا ہے۔ تو اُن کو دکھائی دیتا ہے کہ وہ کچھ بھی نہیں ہیں۔ محسوس کرنے لگتے ہیں۔ اُس کے نتیجے میں پھر دل میں بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ جو اُن کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مزید تقویٰ کے انعام کا موجب بنتی ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ اُن کو انتہائی ترقیات کی طرف آگے بڑھاتا ہے فرماتے ہیں:

لگاتے ہیں دل اپنا اُس پاک سے — وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

کیسا پیارا کلام ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت پر ظلم کرنے والے جو زبانیں دراز کرتے ہیں اس ایک شعر کو سادہ سے شعر کو دیکھ لیں اگر دل میں ذرا سا بھی تقویٰ ہو تو یقین کریں گے کہ نہ صرف متقی بلکہ

اعلیٰ درجے کا عارف باللہ نہ ہو یہ شعر نہیں کہہ سکتا۔

لگاتے ہیں دل اپنا اُس پاک سے — وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

اور خاک میں وہ مضمون آ گیا خاکساری کا۔ جب تک وہ یہاں رہتے ہیں وہ خاک ہی بنے رہتے ہیں۔ اور دل خدا سے لگائے رکھتے ہیں۔ اس خاک سے پھر پاک ہو کر اوپر جاتے ہیں اپنے رب کے حضور۔ تو اس تقویٰ کے معیار کو تو ابھی بہت بڑھانے کی ضرورت ہے۔ یہ جتنا وقت تھوڑا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ میری یہ فکر بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اپنے متعلق بھی اور آپ کے متعلق بھی۔ کہ ابھی ہم اُن تقاضوں کو پورا نہیں کر سکے۔ اگر کر دیتے تو بہت ہی عظیم الشان نتائج جو اس وقت نکل رہے ہیں اُن سے بھی کئی گنا عظیم الشان نتائج ظاہر ہونا شروع ہو جاتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون پر نظم میں بھی اور نثر میں بھی اتنی روشنی ڈالی ہے کہ میں نے موازنہ تو نہیں کیا لیکن میرا اندازہ ہے اگر احمدی محقق موازنہ کر کے دیکھیں تو گذشتہ صدیوں کے جتنے مجددین اور بڑے چوٹی کے علماء اکابر ہیں۔ اُن کے کلام میں آپ کو اجتماعی طور پر بھی اتنا زور تقویٰ پر نظر نہیں آئے گا۔ جتنی پڑھی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارتیں آپ کا منظوم کلام آپ کی نثر آپ کے ملفوظات جن میں صرف تقویٰ کے اوپر زور نہیں بلکہ اُس کا باریک تجزیہ کر کے باریک سے باریک خطرات سے بھی آگاہ فرمایا گیا ہے۔ اُس کے نفیس تر پہلوؤں پر بھرپور روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور عارف باللہ کے سوا اس مضمون کو کوئی کھول نہیں سکتا۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھولا ہے فرماتے ہیں:-

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے — اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے
یہی اک فخر شانِ اولیاء ہے — بجز تقویٰ زیادت اُن میں کیا ہے

اولیاء کی شان بھی سمجھا دی۔ خواہ مخواہ لوگ مرعوب ہو رہے ہوتے ہیں پتہ نہیں کیا چیز ہے۔ کیا عمدہ تجزیہ ہے۔

بجز تقویٰ زیادت اُن میں کیا ہے؟

تقویٰ ہی ہے نا! ورنہ یہ نہیں ہے وہ عجیب و غریب کرشمے دکھانے والی طاقتیں اُن میں موجود ہیں۔ مُردوں کو زندہ کرنے والے یا حیرت انگیز نشان دنیا کو دکھانے والے۔ اُن چیزوں میں کوئی حقیقت نہیں۔

ع بجز تقویٰ زیادت اُن میں کیا ہے؟

اگر کچھ برتری ہے تو سوائے تقویٰ کے اور کچھ نہیں ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ .... کا مضمون آپ نے کھولا ہے۔

ع ڈرو یارو کہ وہ بینا خدا ہے — اگر سوچو یہی دار الجزاء ہے

تقویٰ کا جو فقدان ہے اُس کے نتیجے میں اگر آپ غور کرنے والے ہوں تو آپ کو اسی دنیا میں ساتھ ساتھ اُس کی جزاء یعنی سزا کی شکل میں جزاء ملنی شروع ہو جاتی ہے۔ اسی لئے اس کو دار الجزاء کہتے ہیں۔

ع مجھے تقویٰ سے اُس نے یہ جزاء دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

کہ مجھے اس مقام پر کھڑا کیا ہے۔ یہ تقویٰ کے نتیجے میں کھڑا کیا ہے۔

ع عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ — مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
سنو ہے حاصلِ اسلام تقویٰ — خدا کا عشق مے اور جام تقویٰ
مسلمانو بناؤ تامِ تقویٰ — کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ
یہ دولت تو نے مجھ کو اے خدا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

پھر فرماتے ہیں:-

"وہ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے۔ نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اُس کو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے کہ تم دُکھ دیئے جاؤ۔ اور اپنی کئی اُمیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو۔ کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے۔ کہ تم اُس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں۔ تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو۔ اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔"

یہ وہ پیمانہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے سامنے رکھا۔

اب کیا پاکستان کی جماعت اس پیمانے پر پورا نہیں اُتر رہی؟ کتنی گالیاں ہیں جو ان کو دن رات دی جاتی ہیں۔ کتنے دُکھ ہیں جو اُن کو پہنچائے جا رہے ہیں۔ کتنی کڑی تکلیفوں کی آزمائشیں ہیں جن میں وہ مبتلا کئے جا رہے ہیں۔ اور اس کے باوجود خدا گواہ ہے کہ اُنہوں نے پیوند نہیں توڑا۔ اور اپنے پیوند میں مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ایسی پیاری جماعت کے متعلق کوئی کہے اپنے ایک ذاتی چھوٹے سے مشاہدے کے نتیجے میں کہ وہ ایک غیر متقی اور خدا سے دور اور ظالم اور سفاک اور منافق ہیں تو پھر دنیا میں باقی کہیں بھی کوئی حسن کا نشان تک آپ کو دکھائی نہیں دے گا۔ فرماتے ہیں:-

"تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ نیک عمل دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجے پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا۔" جب خدا نے یہ ذمہ داری اپنے اوپر لے لی ہے۔ تو پھر بے وجہ اتنی زیادہ وہ باتیں اپنے ہاتھ میں لینے کی ضرورت ہی کوئی نہیں جن کا خدا خود ذمہ دار ہو چکا ہے۔ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ خدا تعالیٰ خود ذمہ دار ہے

گندگی کو آہستہ آہستہ نکال کر باہر پھینکتا چلا جائے گا۔ اور یہ نمونہ ہم ہر روز دیکھ رہے ہیں ہماری نمونہ ہے۔ بہت سے ایسے ہیں جو بظاہر نیک انجام کی طرف بڑھ رہے تھے لیکن دل میں گندگی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آخری وقت میں اُن کو نیک انجام سے محروم کر دیا۔

...... وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا۔ اور محبت سے مرے گا اور خدا کا کچھ بگاڑ نہ سکے گا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب اُسی کی مخلوق ہے۔ لیکن وہ اُس شخص کو چُن لیتا ہے جو اُس کو چُنتا ہے۔ وہ اُس کے پاس آجاتا ہے جو اُس کے پاس جاتا ہے۔ جو اُس کو عزت دیتا ہے وہ اُس کو بھی عزت دیتا ہے ؎

پس اللہ تعالیٰ سے اپنے تقویٰ کا تعلق مضبوط تر کرتے چلے جائیں اور اپنے تقویٰ کی فکر کریں اور اپنی اولاد کے تقویٰ کی فکر کریں۔ وہ آپ کی اپنی ذات میں داخل ہے۔ اسی لئے وہ قرآن کریم کی آیت جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی اس میں یہ لطیف مضمون بھی بیان فرما دیا کہ اگر تم میں حقیقۃً سوسائٹی کی اصلاح کی فکر ہے۔ تو اپنی اولاد پر پہلے کام کرو اُس کے لئے دُعائیں کرو۔ اُس کے لئے اصلاح کی کوشش کرو۔ اگر تم ایسا کرتے ہو تو تمہارے دل کی سچائی کم سے کم ثابت ہو جائے گی۔ تم اس بات کے اہل ہو گے کہ غیروں کو بھی نصیحت کرو۔ اُن کے اندر بھی اگر کمزوریاں ہیں تو دور کرنے کی کوشش کرو۔ اور یہ مضمون کھول دیا کہ اولاد سے جب تم یہ معاملہ کرتے ہو تو تمہیں پتہ ہے کہ کیا معاملہ کرتے ہو۔

یعنی اس میں سنجیدگی پائی جاتی ہے اور اس سنجیدگی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ پھر تبدیلیاں بھی پیدا کرتا ہے۔ اگر غیر سنجیدہ ہوتے ہو اور محض دکھاوا ہے اُس پر کوئی بھی اثر نہیں پڑتا۔ تمہارا رُخ کبھی اور طرف ہے اولاد کا رُخ کبھی اور طرف ہے۔ اور اگر اولاد کی حقیقی پرواہ ہی نہیں اور غیروں پر ظلم کرنے پر آمادہ ہو تو پھر تمہارا تقویٰ نہیں ہے۔

اس لئے اپنی اولاد کا جو پہلو ہے اُس کو نہ بھولیں۔

سب سے پہلے خصوصیت کیساتھ اپنی اولاد کی طرف توجہ کریں

اور اگر آپ اپنی اولاد کی طرف متوجہ ہو جائیں گے تو پھر سوسائٹی میں ہر جگہ تقویٰ کی یاد دہانی کرانے والے ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے جن کی نصیحت پر بدظنی نہیں کی جا سکتی۔ جن کی نصیحت میں ضرورت سے زیادہ تلخی پیدا ہونی ہی نہیں چاہیئے سوائے اس کے کہ اتنے بیزار ہوں بعض جیسا بعض دفعہ بعض ماں باپ ہو جاتے ہیں کہ خود اپنی اولاد پر ایسی سختی کرتے ہیں جس کا ان کو حق نہیں ہوتا۔ دشنام طرازی کرتے ہیں۔ گھر میں فساد برپا کیا ہوتا ہے۔ چین اُڑا دیتے ہیں اپنے بیوی بچوں کا اور اپنے ہاتھ سے ہلاک کر دیتے ہیں اپنی اولاد کو۔ ایسے ہی بیہودوں کے متعلق قرآن کریم نے فرمایا اُقتلوا اولادکم ..... کہ اپنی اولاد کو خود اپنے ہاتھوں سے قتل نہ کیا کرو۔ مگر یہ عمومی قانون نہیں ہے۔ بھاری اکثریت انسانوں کی ایسی ہے جو اولاد کے متعلق ناواجب سختی پر آسانی سے آمادہ نہیں ہو گی۔ اس لئے وہاں آپ کو پریکٹس کرنے کا موقعہ مل جائے گا تقویٰ کی۔ تقویٰ پیدا کرنے کی پریکٹس کرنے کا موقعہ مل جائے گا۔ اگر وہاں آپ سیکھ لیں کہ کس طرح تقویٰ پیدا کیا جاتا ہے کس طرح اصلاح کی جاتی ہے۔ تو پھر نسبتاً زیادہ اہل ہو جائیں گے آپ اپنے گرد و پیش کی اصلاح کرنے میں۔ بہر حال جیسا کہ میں نے کھول کے بیان کیا ہے اصلاح کا مضمون بالکل اور ہے۔ اصلاح کے مضمون میں تضاد کشفیے نہیں پائی جاتی۔ اُس میں غصہ نہیں ہوتا۔ اُس میں دُکھ دینا نہیں ہوتا بلکہ دُکھ اُٹھانا ہوتا ہے۔ اتنا نمایاں فرق ہے اس میں کہ کوئی نابینا ہو تو اُس کو یہ دکھائی نہیں دے گا ورنہ حقیقت میں یہ فرق بالکل واضح ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھیں کہ اپنے پر ظلم اور غیروں کے لئے رحمت۔

اصلاح جیب بھی کی دُکھ سے کی اور خود دُکھ اُٹھا کر کی۔ غیروں کو دُکھ میں مبتلا کر کے نہیں کی۔ اور یہی یہ محفوظ قانون ہے۔ تھمب رُول (THUMB RULE) جس کو انگریزی میں کہتے ہیں۔ اس میں آپ کبھی دھوکا نہیں کھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان اعلیٰ تقویٰ کے مضامین کو سمجھنے اور اُن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ ثانیہ :-

آج کچھ نماز جنازہ غائب احباب کی اور خواتین کی ہو گی جمعہ کے معاً بعد ایک ہمارے وقفِ جدید کے پرانے کارکن بہت ہی مخلص فدائی دوست تھے چوہدری شرافت احمد صاحب۔ اُن کی اہلیہ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کچھ عرصہ کافی علیل رہ کر اب وفات پا گئی ہیں۔

عزیزہ ہاجرہ بی بی صاحبہ یہ بہت چھوٹی سی بچی تھی بہت پیاری بہت محبت اور نیکی کی باتیں کرنے والی تین سال کی عمر تھی صرف۔ بڑی ذہین جماعت سے بہت پیار کرتی تھی۔ یہ ہمارے محمود افضل بٹ جو بہت ہی اچھے خدا کے فضل سے کامیاب داعی الی اللہ ہیں کراہیڈن کی جماعت کے اُن کی بھتیجی ہے۔ اور اچانک یہ حادثے کا شکار ہو گئی غالباً یہ کنوئیں میں گری تھیں نکلتے نکلتے۔ مگر بہرحال حادثے کے نتیجے میں وفات پائی۔ اور بڑا گہرا صدمہ ہے ان کے ماں باپ کو عزیزوں کو کیونکہ بچی بہت پیاری تھی۔ اُن کے لئے بھی دُعا کریں۔ اس کی تو خیر خدا تعالیٰ نے مغفرت کے سامان خود ہی فرماتے ہوئے ہیں۔ مکرم سیٹھی فضل حق صاحب یہ بھی کراہیڈن کی خاتون ہیں لجنہ کی اچھی کام کرنے والی قرآن کریم وغیرہ کی تلاوت وغیرہ کیا کرتی ہیں اُن کے اجلاسوں میں بھی لئیقہ شاہدہ اُن کے والد۔ اور ان سے بڑھ کر قابل ذکر ہیں اُن کے بھائی جو جہلم کے امیر ہیں اور جب سے اُنہوں نے امارت سنبھالی ہے ماشاء اللہ بہت ہی اچھا کام چل رہا ہے جہلم کی جماعت کا اور ہر پہلو سے وہاں نمایاں فرق ہے۔ چنانچہ مربی کی رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ جس مسجد میں بہت کم نمازی ہوتے تھے اب خدا کے فضل سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ ان کے والد اچانک وفات پا گئے یہ آنکھوں کے آپریشن کے لئے گئے تھے لیکن آپریشن سے پہلے ہی ایک رات ہارٹ فیل ہو گیا۔

چوہدری محمود نعمت اللہ صاحب سمن آباد لاہور میں چوہدری اللہ بخش صاحب جو برادر اصغر چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی سابق مبلغ تنزانیہ ہیں اُن سے پانچ سال چھوٹے تھے۔ بڑی عمر تھی اور فالج کی وجہ سے اُن کی وفات ہوئی ہے۔

آخری جنازہ کا اعلان ہے محمد حبیب صاحب ابن مکرم محمد لطیف صاحب سندھی یہ ہمارے سابق مبلغ مکرم رفیق احمد جاوید کے چھوٹے بھائی تھے اور امریکہ گئے ہوئے تھے وہاں کسی حادثے کا شکار ہو گئے۔ غالباً موٹر کے حادثے کا۔

ان پانچوں کی نماز جنازہ غائب جمعہ کے معاً بعد ہو گی۔

اعلانات نکاح

(۱) — مورخہ ۲۲ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں برادرم مکرم شبیر محمد صاحب ابن مکرم ولی محمد صاحب گجراتی درویش قادیان کا نکاح عزیزہ سعیدہ بانو صاحبہ بنت مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب آف بھدرواہ کے ساتھ مبلغ آٹھ ہزار دو صد روپے حق مہر پر پڑھا۔ خوشی کے اس موقعہ پر مکرم شبیر محمد صاحب نے مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہُ اللہ تعالیٰ۔ (ادارہ)

(۲) :- مورخہ ۲۲ کو مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید نے خاکسار کے بیٹے عزیزم سرور خان صاحب کا نکاح مکرمہ الزرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عزیز خان صاحب آف پینگاں کے ساتھ مبلغ تیرہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اسی خوشی میں عزیزم سرور خان صاحب نے مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

خاکسار دلاور علی خان کیرنگ (اڑیسہ)

احباب ان ہر دو رشتوں کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے دُعا کریں۔ (ادارہ)

باتیں محبت کی شبنم نتھری کی

پیارے آقا کی چاہتوں کا سلام ——— اور ——— غلاموں کی طرف سے جوابِ سلام

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیارا منظوم کلام جس میں دیارِ مشرق، خاص طور پر پاکستان کے احمدیوں کے نام اپنے محبت بھرے جذبات و احساسات کی تصویر کھینچی گئی ہے اور جو انگلستان کے جلسہ سالانہ منعقدہ ۲۵ تا ۲۷ جولائی ۱۹۸۶ء میں پڑھا گیا تھا ذیل میں (کالم نمبر ۱، ۲ میں) ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے ——— اور اس کے ساتھ ہی پیارے آقا کے نام غلاموں کی طرف سے جو جوابِ سلام عرض کیا گیا ہے وہ بھی بالمقابل (کالم نمبر ۳، ۴ میں) درج کیا جا رہا ہے۔ پہلی نظم محترم وقیع الزمان خان صاحب لاہور کی ہے (جو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے داماد ہیں) ——— اور دوسری نظم سیدہ منیرہ ظہور صاحبہ دار الرحمت غربی ربوہ کی ہے

● ——— کیا کسی دنیوی نظام میں ایسے روحانی اور قلبی تعلق اور ایسی جاں نثاری کی مثال مل سکتی ہے ——— !!

(قائمقام ایڈیٹر بدر)

تمہاری خاطر ہیں میرے نغمے ......

دیارِ مغرب سے جانے والو، دیارِ مشرق کے باسیوں کو
کسی غریب الوطن مسافر کی چاہتوں کا سلام کہنا
ہمارے شام و سحر کا کیا حال پوچھتے ہو کہ لمحہ لمحہ
نصیب اُن کا بنا رہا ہے تمہارے ہی صبح و شام کہنا
تمہاری خوشیاں جھلک رہی ہیں مرے مقدر کے زائچے میں
تمہارے خونِ جگر سے ہی میرے غم کا بھرتا ہے جام کہنا
الگ نہیں کوئی ذات میری تمہیں تو ہو کائنات میری
تمہاری یادوں سے ہی معنون ہے زیست کا انصرام کہنا
اے میرے سانسوں میں بسنے والو بھلا جدا کب ہوئے تھے مجھ سے
خدا نے باندھا ہے جو تعلق رہے گا قائم مدام کہنا
تمہاری خاطر ہیں میرے نغمے میری دعائیں تمہاری دولت
تمہارے درد و الم سے تر ہیں میرے سجود و قیام کہنا
تمہیں مٹانے کا زعم لے کر اُٹھے ہیں جو خاک کے بگولے
خدا اڑا دے گا خاک اُن کی کرے گا رسوائے عام کہنا
خدا کے شیرو! تمہیں نہیں زیب خوف جنگل کے باسیوں کا
گرجتے آگے بڑھو کہ زیرِ نگیں کرو ہر مقام کہنا
بساطِ دنیا اُلٹ رہی ہے حسین اور پائیدار نقشے
جہانِ نو کے اُبھر رہے ہیں بدل رہا ہے نظام کہنا
کلیدِ فتح و ظفر تھمائی تمہیں خدا نے اب آسماں پر
نشانِ فتح و ظفر ہے لکھا گیا تمہارے ہی نام کہنا
بڑھے چلو شاہراہِ دینِ متیں پہ دُرّانہ سائباں ہے
تمہارے سر پر خدا کی رحمت قدم قدم گام گام کہنا

مقامِ صبر و رضا سے اُن کو۔ صبا! ہمارا سلام کہنا

نہ دردِ فرقت کا نام لینا۔ نہ چشمِ تر کا پیام کہنا!
مقامِ صبر و رضا سے اُن کو۔ صبا! ہمارا سلام کہنا
جو حال پوچھیں وہ زخمِ دل کا یہی بتانا کہ مندمل ہے
دوائے دل بن کے خود جو آتے ہو دل میں تم صبح و شام کہنا
ہمارے "خونِ جگر کی مے" کیا۔ تمہاری برقِ نظر ہے ساقی
کہ جس سے مغرب کے میکدے سب ہوئے ہیں آتش بجام کہنا
تمہیں ہو آبِ حیاتِ گلشن۔ تمہیں سے سرسبز باغِ احمد
تمہیں سے ہے شاخِ گل ثمر در۔ تمہیں سے گل لالہ فام کہنا
بفضلِ رب مسجدیں بھری ہیں۔ مگر ہیں آنکھیں کہ ڈھونڈتی ہیں
رواں سوئے مسجدِ مبارک۔ وہ خوش قدم۔ تیز گام کہنا
ہمارے خوابوں کا سارا مضموں، تمہارا آنا، تمہارا جانا
کہ جیسے ساون کے بادلوں میں رواں ہو ماہِ تمام کہنا
وہ اِک دعا جو کہ ٹال دیتی ہے اذنِ حق سے قضائے مبرم
اُسی کا مدت سے منتظر ہے غلام ابنِ غلام کہنا
یہ شامِ غربت۔ یہ فکرِ ملت۔ یہ عزم و ہمت۔ یہ حق کی دعوت
خدا کی تم پر صلوٰۃ و رحمت۔ امامِ عالی مقام کہنا

(طالبِ دعا: وقیع الزمان۔ لاہور)

ہوائے صبح اُدھر کو جانا تو اُن سے میرا سلام کہنا

ہوائے صبح اُدھر کو جانا تو اُن سے میرا سلام کہنا
تری عقیدت کا میرے دل میں ہے ایک ارفع مقام کہنا
دلوں کی نگری ہے سونی سونی، نظر کے خالی ہیں جام کہنا
سلام کہنا ادب سے جھک کر انہیں بصد احترام کہنا
وہ جس کی نظرِ کرم کا اِک اشارہ فقیر کو بادشاہ بنا دے
وہ جس کی ہر بات دل نشیں ہے وہی ہے میرا امام کہنا
تمہارے پیغام نے دیا قوم کو نیا حوصلہ، نئی جاں
تری قیادت کی روشنی میں چلیں گے اب گام گام کہنا
یہ ظلمتوں سے نہیں ہراساں یہ حادثوں سے نہیں پریشاں
خدا کی رحمت کے سائباں میں کریں گے اب یہ قیام کہنا
مرے غریب الوطن مسافر، جہان سارا ترا وطن ہے
ہر ایک دل میں جگہ ہے تیری، ہر آنکھ میں احترام کہنا
جو دیں کی خاطر جدا ہوئے ہیں، تو یہ جدائی بھی ہے گوارا
کچھ اور دن دور رہ کے جی لیں گے۔ یہ تمہارے غلام کہنا
یہ ابتلا بھی ہے ایک نعمت، مخالفت بھی ہے تازیانہ
دعا کی توفیق مل رہی ہے، عطا کے چھٹتے ہیں جام کہنا
خلوص و سچائی کی زمانے میں کوئی قیمت نہیں رہی ہے
یہاں پہ بکتے ہیں نام کہنا، دلوں کے لگتے ہیں دام کہنا
دعا کے تحفے لئے منیرہ ہے دست بستہ حضور تیرے
جو کیفیت ہے ہمارے دل کی وہ اُن سے جا کر تمام کہنا!

(طالبِ دعا: سیدہ منیرہ ظہور۔ ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجالسِ علم و عرفان

مرتبہ: محترمہ ثریا غازی صاحبہ۔ لندن

س: غیر از جماعت عورتوں کے بلانے پر قرآن خوانی کی محافل میں شریک ہونے کی ممانعت کیوں ہے؟

ج: فرمایا، اگر احمدی خواتین ایسی جگہوں پر جا کر غیر احمدی خواتین کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے میں شامل نہ ہوں گی تو دیکھنے والی عورتیں یہ گمان کریں گی کہ ان لوگوں کو قرآن کریم سے محبت نہیں ہے۔ اور اس کے برعکس اگر کوئی احمدی خاتون اس اعتراض سے بچنے کے لئے اُن کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے لگتی ہے تو وہ ایسی رسم میں شامل ہو رہی ہوتی ہے جس کی سند آنحضرتؐ اور آپؐ کے خلفاء یا صحابہ سے نہیں ملتی۔ بلکہ عرصہ دراز گزرنے کے بعد مولویوں نے اپنی مطلب براری کی خاطر ایجاد کی ہے۔ ایسی محفلوں میں جانے کے لئے آپ لوگ خواہ کتنے بھی بہانے بنائیں، مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ ایسی محفلوں میں جانے والی عورتیں یا تو خود ٹھوکر کھاتی ہیں یا پھر دوسروں کے لئے باعثِ ٹھوکر بنتی ہیں۔ کیونکہ اگر آپ صاحبِ خانہ سے وضاحت بھی کر دیں تو اس میں شامل ہونے والی باقی خواتین یہ سوچتی ہیں کہ ہمارے مولوی صحیح کہتے ہیں کہ ان لوگوں کو قرآن کریم سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ یہ تو نہیں جان سکیں گی کہ احمدی عورتیں اپنے گھروں میں روزانہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتی ہیں۔ جبکہ وہ صرف ایسی محفلوں میں ہی پڑھتی ہیں۔ ان کو تو صرف یہ ہی نظر آئے گا کہ احمدی خواتین نے قرآنِ کریم نہیں پڑھا۔ دوسری طرف ہو سکتا ہے کہ شرم کی وجہ سے یا اس خیال سے کہ ہمارا بُرا اثر نہ پڑے، احمدی عورتیں ان کے ساتھ قرآن خوانی میں شامل ہو کر ایسی رسومات کرنے والی بن جاتی ہیں جن کا کوئی شرعی جواز نہیں۔ اس لئے اگر کسی جگہ پر تمہاری دوستی ہے۔ اور تمہیں لازمی شمولیت کرنی پڑتی ہے تو صاحبِ خانہ سے یہ کہہ دو کہ ہم تب آئیں گی اگر آپ تمام عورتوں کو پہلے ہی یہ بتا دیں کہ یہ عورت قرآن کریم سے محبت رکھتی ہے۔ اور قرآن کریم پڑھنے والی ہے۔ لیکن اپنے اُصول کی وجہ سے یہاں قرآن کریم نہیں پڑھ رہی۔

فرمایا، قرآن کریم میں یہ حکم ہے کہ جو تمہیں میسر ہو وہ پڑھو۔ لہٰذا یہ حکم کہیں بھی نہیں کہ سارے مل کر قرآن کریم ختم کرو۔ رسم کے طور پر کوئی چیز اسلام میں داخل کرنا جائز نہیں۔ اسلام وہی ہے جو آنحضرتؐ اور آپؐ کے خلفاء یا صحابہ سے ثابت ہے۔ اس طریق پر قرآن کریم ختم کرنا ہرگز ثابت نہیں۔ اس لئے جماعتِ احمدیہ اس کو دین کا حصہ نہیں سمجھتی۔

س: کیا حج یا کسی اور مذہبی شعار سرانجام دینے کے لئے ادویات کے ذریعہ ماہواری (MENSES) کو روکنا مناسب ہے؟

ج: فرمایا، ذاتی طور پر میں اس میں کسی قسم کی دخل اندازی پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ اگر ایسا کرنا ضروری ہوتا تو آنحضرتؐ کے وقت اس کا کوئی حل سوچا جاتا۔ علاوہ ازیں ایک قدرتی امر میں دخل اندازی کر کے مذہبی شعار کو سرانجام دینا اصولی طور پر غلط ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو دونوں حالتوں کا علم تھا۔ اگر وہ چاہتا تو اس کے متعلق حکم دے سکتا تھا۔ میرے نزدیک اسلامی احکامات کو نظر انداز کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ گو میں حتمی طور پر یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ ایسا کرنا اسلام کے خلاف ہے۔ لیکن میں ذاتی طور پر اس کے خلاف ہوں۔

فرمایا، طبّی لحاظ سے بھی عورتوں کے اِس نیچرل سائیکل میں مصنوعی طور پر دخل اندازی کرنے سے اس قدرتی نظام کو نقصان پہنچنے کا احتمال رہتا ہے۔ گو اِس وقت میرے لئے یہ ممکن نہیں کہ میں اِس نقصان کی نشاندہی کر سکوں۔ لیکن ایک بات میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جس کسی نے بھی ایسا کرنے کی کوشش کی اُس نے بعد میں تکلیف ضرور اُٹھائی ہے۔

ہومیوپیتھک کے ذریعے علاج کرنے کے دَوران مجھے عورتوں کی بیماری کی جڑیں ہمیشہ ماضی میں ملیں۔ کسی نہ کسی مقام پر علاج اور دوائیوں کے ذریعے اس نارمل آرڈر میں دخل اندازی کی گئی اور یہ دخل اندازی ہمیشہ کے لئے اپنے نشانات پیچھے چھوڑ گئی۔

(مجلسِ عرفان اُردو برائے خواتین۔ محمود ہال لندن۔ ۲۰ جولائی ۱۹۸۶ء)

س: حضرت مسیح موعودؑ کو آخری نبی کیوں نہیں کہا جا سکتا؟

ج: فرمایا، کسی کو کیا علم ہے کہ بعد میں کیا ہونے والا ہے؟ آخری کی اصطلاح تو لامحدود ہے۔ ہم آنحضرتؐ کو آخری صاحبِ شریعت اور صاحبِ امر نبی مانتے ہیں۔ اور اس بات کی وضاحت اللہ تعالیٰ نے کر دی ہے کہ اب کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جس کا امر نیا ہو یا جس کی شریعت قیامت تک چلے۔ آنحضرتؐ کی شریعت کے تابع حضرت مسیح موعودؑ تشریف لائے۔ اب اس کے بعد اگر خدا کسی کو بھیجنا چاہے گا تو اس کا راستہ کون روک سکتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں اور یہی موقف درست ہے کہ جو بھی آئے گا وہ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ کے تابع ہو کر آئے گا۔ یعنی ہر اُس شخص کی جس کی آنحضرتؐ نے اطلاع دی ہو ہم اُس کے غلام ہیں۔ اس سے باہر نہیں جا سکتے۔ اگر آنحضرتؐ پر وحی اُتاری گئی ہو اور اس میں کسی آنے والے کا ذکر ہو اور آپؐ نے اس پر ایمان لانا ضروری قرار دیا ہو تو ہم ضرور مانیں گے۔ کیونکہ وہ بھی اُنْزِلَ اِلَیْکَ میں شامل ہو گیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق ہمارا موقف یہی ہے کہ ہم یہ ثابت کریں کہ آپؑ آنحضرتؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق آئے ہیں۔ لیکن اس کے بعد ہمارے علم کے مطابق ایسی کوئی پیشگوئی نظر نہیں آتی جس میں کسی اور کو اُمتی نبی کا لقب دیا گیا ہو۔ علماءُ اُمتی کاَنبیاءِ بنی اسرائیل کا فیض تو جاری رہے گا۔ لیکن کسی خاص نبی کے متعلق ہمیں علم نہیں۔

فرمایا، ہو سکتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ آئندہ کسی کو بھجوائے تو اس کی سچائی کے دلائل بھی اس کو خود ہی سمجھائے اور اس کو خود ان باتوں کا علم دے۔ لہٰذا اس قسم کے فتووں سے آنے والوں کی راہیں روکنا درست امر نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کو آخری نبی ہم اِس لئے نہیں کہہ سکتے کہ وہ آنحضرتؐ کی ذیل میں آتے ہیں۔ اِس لئے سب سے پہلی بات تو یہی ہے کہ جو نبی کسی صاحبِ شریعت اور صاحبِ امر نبی کی ذیل میں داخل ہو اور اُس کا اُمتی ہو، اُس کا آزادانہ دعویٔ نبوت ختم ہو جاتا ہے۔ اسی وضاحت کی خاطر حضرت مسیح موعودؑ کو بارہا لکھنا پڑا اور اس کی تشریح کرنی پڑی جس کا اب پیغامی غلط فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ یہی تو وہ امر تھا جو آپؑ کہا رہے تھے کہ ایک پہلو سے میں نبی ہوں اور دوسرے پہلو سے میں نبی نہیں ہوں۔ کیونکہ جب میں آنحضرتؐ میں مدغم ہو گیا، میرا ایک ذرہ بھی آپؐ کی شریعت اور آپؐ کے امر سے باہر نہیں جاتا۔ جو کچھ پایا آپؐ کے طفیل پایا۔ اِس لئے جب مجھے علیحدہ کر دیئے تو آپ کی آخریت پر حملہ ہو جائے گا۔ اور ایک الگ ذیلی شروع ہو جائے گی۔ لہٰذا اِس وضاحت کے دَوران آپ کی ایسی تحریرات اور عبارات بھی ملتی ہیں جن سے پیغامی فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ اِس لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آنحضرتؐ آخری صاحبِ شریعت اور آخری صاحبِ امر نبی ہیں۔

فرمایا، اَب میں ان دونوں کا فرق بیان کرتا ہوں۔ آج کل کے علماء غلطی سے شارع کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ جو بالکل غلط ہے۔ گزشتہ تمام فقہاء اربعہ اور دُوسرے چوٹی کے بزرگ فقہاء متفقہ طور پر یہ موقف رکھتے تھے کہ شارع خدا ہے۔ اور شارع نبی نہیں ہُوا کرتا۔ شریعت خدا سے پھُوٹتی ہے۔ اِس لئے یہ کہا جاتا ہے کہ شریعت کے لحاظ سے آنحضرتؐ آخری نبی ہیں۔ دُوسرا پہلو آپؐ کے صاحبِ امر ہونے کا ہے۔ اللہ تعالےٰ جس نے شریعت نازل کی، آپؐ کے متعلق فرما دیا کہ آپؐ کا حکم ماننا بھی ضروری ہے۔ اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔ یعنی مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فرما دیا۔ اگر صرف شریعت اور کتاب پر عمل کرنے کی ضرورت ہوتی تو وَالرَّسُوْلَ نہ کہا جاتا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ کہنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ اور صرف ایک دفعہ ہی نہیں بارہا اِس بات کی تاکید کی کہ صرف شریعت کے لحاظ سے نہیں بلکہ شریعت کی حدود کے اندر یہ نبی جو تمہیں حکم دے وہ تمہیں ماننا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ کے اِس وضاحتی بیان کے بعد آپ کا حکم بھی قیامت تک چلے گا۔ اور آئندہ کوئی غیر تشریعی نبی بھی آپؐ کے حکم کو یہ کہہ کر ٹال نہیں سکتا کہ نئی شریعت کے اندر ہُوں۔ شریعت تو جاری ہے لیکن اس کا فلاں حصہ ختم کر رہا ہوں۔ اِس لئے ہمیں بات کو زیادہ واضح کرنے کے لئے یہ کہنا چاہیئے کہ آنحضرتؐ آخری صاحبِ شریعت اور آخری صاحبِ امر نبی ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ تو اس قدر باریک بین تھے کہ ایک دفعہ پر ایک صاحب نے دریافت کیا کہ آپ تمباکو نوشی کو منع کیوں نہیں فرما دیتے۔ اس پر آپؑ نے فرمایا کہ جو بات رسولِ اکرمؐ نے منع نہیں فرمائی میں اسے کس طرح منع کر سکتا ہُوں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ سَو فیصدی یہ احتیاط فرماتے کہ کسی قیمت پر بھی آنحضرتؐ کے ارشادات سے باہر نہ جائیں۔ آپ نے جب جواب دیا تو اس سے آپ کی مُراد یہ تھی کہ قرآن کریم میں جو خمر کی تعریف ہے اس میں اگر رسُولِ اکرمؐ نے کوئی بات داخل نہیں کی تو میں بھی اس کو داخل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میں اس کا مجاز نہیں ہُوں۔ پس ان معنوں میں آخری نبی آنحضرتؐ ہی ہیں اور چونکہ نبی کے لئے امر بھی ہوتا ہے اس لئے حضرت مسیح موعودؑ امر کے لحاظ سے بھی آنحضرتؐ کے تابع اور آپؐ کے امر کی چار دیواری کے اندر محدود ہیں۔ اس لئے ہم اُنہیں الگ نبی نہیں کہہ سکتے۔

فرمایا، دُوسری وجہ آپ کو آخری نہ کہنے کی وہ ہے جو میں پہلے بھی ... کر چکا ہوں۔

بقیہ صفحہ ۱۲ پر

تبصرہ بر سیرت النبی صلعم سیریز بعنوان

شانِ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

از محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

احمدیت کوئی نیا دین یا نیا مذہب نہیں ہے۔ بلکہ حقیقی اسلام ہی کا دوسرا نام ہے۔ چونکہ اُمتِ محمدیہ ۷۳ مختلف فرقوں میں بٹ چکی ہے، اس لئے تعریف و تخصیص کے لئے بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے ۱۹۰۱ء میں اپنی جماعت کا نام "مسلمان فرقہ احمدیہ" تجویز فرمایا ــــــ قریباً سو سال پورے ہونے جا رہے ہیں، تحریر و تقریر کے ذریعہ مسلسل یہ وضاحت کی جا رہی ہے کہ جماعت احمدیہ کا کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر دل سے ایمان و عمل ہے اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ دوسرے مسلمان بھائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند کر دینے کے باوجود وفات یافتہ اسرائیلی نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو بمطابق آیہ کریمہ "رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ" مستقل نبی تھے، خلاف عقل و نقل آسمان پر زندہ مان کر ختم نبوت کی مہر کو توڑ کر اُمتِ محمدیہ میں داخل کرنے پر مصر ہیں جبکہ جماعت احمدیہ قرآن کریم اور احادیث نبویؐ کے مطابق اس اعتقاد پر قائم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور آنیوالا موعود مسیح اور مہدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ایک غلام اور اُمتی ہے جسکو محض آنحضرت صلعم کی کامل پیروی کی برکت سے اُمتی نبوت کے انعام سے سرفراز کیا گیا ہے۔ وبس۔ ورنہ یہ سب محض جھوٹے الزامات ہیں کہ نعوذ باللہ احمدیوں کا کلمہ اَور ہے اور یہ کہ آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین یقین نہیں کرتے۔ ان کا قرآن اَور ہے۔ ان کا قبلہ اَور ہے۔ ان کا حج قادیان میں ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ ایسے بے بنیاد اور لچر الزامات کا بارہا جواب دیا جا چکا ہے لیکن بدقسمتی ہے مسلمانوں کی کہ علماء بات کو سمجھتے ہوئے بھی حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اور عوام الناس بیچاروں کو اتنا وقت اور شعور نہیں کہ پردہ ہٹا کر جھانک ہی لیں کہ حقیقت کیا ہے ــــ!

اب دیکھئے! مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی کا ایک مضمون بعنوان "نبیؐ خاتم و دینِ کامل" لکھنؤ سے شائع ہونیوالے پندرہ روزہ اخبار "تعمیرِ حیات" میں شائع ہوا ہے۔ موصوف اس میں بیان کرتے ہیں:۔

"ہمارے بہت سے مناظرین اور مدافعین نے بیشتر ایک اسلامی فرقہ کی حیثیت سے قادیانیت پر نظر ڈالی، اور اسی دائرہ کے اندر اس کا احتساب کیا۔ لیکن معاملہ یہ نہیں ہے معاملہ یہ ہے کہ وہ ایک متوازی اُمت اور ایک مستقل دین کی داعی ہے...... یہاں تک کہ اسلامی تقویم کے قمری و ہجری مہینوں کے مقابلہ میں انہوں نے مہینوں کے نئے نام رکھے ہیں اتنا وقت نہیں ہے کہ اس کو تفصیل سے بیان کیا جا سکے...... میری کتاب "قادیانیت" میں ایک مستقل باب "ایک مستقل دین اور ایک متوازی اُمت" کے عنوان سے ہے"

("تعمیرِ حیات" لکھنؤ مجریہ ۱۰ر اپریل ۱۹۸۷ء ص ۵)

جہاں تک مولانا صاحب کی کتاب "قادیانیت" کا تعلق ہے، اس کے بارے میں واضح ہو کہ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے اس کا مدلّل اور ٹھوس علمی جواب "احمدیت بجواب قادیانیت" کے عنوان سے شائع شدہ ہے۔ لیکن عامۃ المسلمین کو "قادیانیت" یا "احمدیت" پڑھنے کا موقع کہاں! مگر اتنی بات تو بآسانی ان کے سمجھ آ جاتی ہے کہ واقعی، جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ کیلنڈر پر عیسوی اور ہجری قمری مہینوں کے ناموں کے علاوہ کچھ اَور نام صلح۔ تبلیغ۔ امان وغیرہ بھی لکھے نظر آتے ہیں اور مولانا کی بات درست ہی معلوم ہوتی ہے کہ ان احمدیوں نے مہینوں کے نام بھی علیحدہ بنا لئے ہیں۔ لہٰذا مولانا کی یہ بات بھی درست ہی ہوگی کہ ان احمدیوں کا سب کچھ ہی بدلا ہوا ہے پس ان سے چار قدم دُور ہی رہنا بہتر ہے ــــ لگ گیا نا مولانا کا تیر نشانے پر ـــــ!!

اب ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے عرض کرتے ہیں، کیا حرج ہے اگر آپ چلتے چلتے کسی احمدی دوست سے پوچھ لیں کہ "تم لوگوں نے یہ کیا مہینوں کے الگ نام تجویز کر رکھے ہیں؟ لیکن مصیبت یہ ہے کہ مولاناؤں نے منع کر رکھا ہے عام لوگوں کو، کہ خبردار! احمدیوں سے بات نہ کرنا اور نہ ان کا لٹریچر پڑھنا۔ کیونکہ ان کو خطرہ ہے کہ جب بھی پردہ اٹھے گا، ان کے جھوٹ کا بھانڈہ پھوٹ جائے گا ــــــ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا! مہینوں کے الگ نام تجویز کرنے کی حکمت معلوم کرنے سے ہی آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ احمدیت "ایک مستقل دین اور متوازی اُمت" ہے یا حقیقی اسلام ہی کا دوسرا نام ہے ــــ!

آپ کسی بھی مسلمان مرد یا عورت، بڑے یا چھوٹے سے پوچھیں کہ یہ کونسا مہینہ ہے۔ فوراً جواب دیگا، اپریل کا مہینہ ہے۔ ہزار میں سے شاید ایک ملے جو کہے کہ یہ شعبان کا مہینہ ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مسلمانوں کو ہجری قمری مہینوں کے ناموں سے محبت نہیں ہے بلکہ مجبوری اور لاچاری ایسی ہے کہ روزمرہ کے استعمال کی وجہ سے عیسوی مہینوں کے نام اور ان کی تاریخیں ہی زبان پر چڑھی ہوئی ہیں۔ اور چونکہ ہجری قمری مہینوں کی تاریخیں، شمسی مہینوں کی تاریخوں سے مختلف ہوتی ہیں اس لئے مسلمان ہجری قمری مہینوں کے نام اور تاریخوں سے غافل ہوتے جا رہے ہیں۔ اور خطرہ ہے کہ رفتہ رفتہ مسلمانوں کی اگلی نسل اسلامی سن ہجرت اور اسلامی تاریخ سے ناواقف ہو کر عیسوی سن اور عیسوی تاریخ ہی سے وابستہ ہو کر نہ رہ جائے۔

چنانچہ اسی خطرہ کو بھانپ کر اور مسلمانوں کو اسلامی تاریخ سے وابستہ کرنے کی غرض سے جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۹۴۰ء میں ہجری شمسی کیلنڈر جاری فرمایا[1] اور اس کی ابتداء حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کی بجائے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے کی گئی۔ اس لحاظ سے ۱۹۸۷ء میں ۱۳۶۶ ہجری شمسی ہے۔ یعنی شمسی لحاظ سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت پر ۱۳۶۶ سال گزر چکے ہیں۔ اگرچہ عیسوی اور [illegible] سن میں اختلاف رہے گا لیکن مہینے اور تاریخیں ایک ساتھ چلیں گی۔ اس کیلنڈر کے بارہ مہینوں کے نام تاریخ اسلام کے خاص خاص واقعات کو ملحوظ رکھکر تجویز کئے گئے۔ جن کی مختصر تفصیل یوں ہے:۔

صلح (جنوری) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صلح حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا۔ اس لحاظ سے اس کا نام صلح رکھا

تبلیغ (فروری) اس مہینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے۔

امان (مارچ) اس مہینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا۔

شہادت (اپریل) اس مہینے میں بئرِ معونہ کے مقام پر ستر سے زائد مسلمان قاریوں کو دھوکہ سے شہید کر دیا گیا

ہجرت (مئی) اس مہینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

احسان (جون) اس مہینہ میں آنحضرت صلعم نے حاتم طائی کے قبیلہ طے کے اسیروں کو ازراہِ کرم و احسان آزادی بخشی۔

وفا (جولائی) اس مہینہ میں غزوہ ذات الرقاع ہوا جسمیں صحابہؓ نے شدت گرمی میں لمبا سفر کرکے صدق و وفا کا نمونہ دکھایا

ظہور (اگست) اس مہینہ میں آنحضرت صلعم نے بیرونِ عرب اسلام کی اشاعت اور ظہور یعنی غلبہ کی بنیاد رکھوائی

تبوک (ستمبر) اسی مہینہ میں جنگ تبوک کے موقعہ پر صحابہ کرام نے اپنے ایمان و اخلاص کا نمونہ دکھایا۔

اخاء (اکتوبر) اس مہینہ میں آنحضرت صلعم نے مہاجرین و انصار میں مثالی مؤاخات قائم فرمائی۔

نبوت (نومبر) اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منصب نبوت و رسالت عطا فرمایا۔

فتح (دسمبر) اس مہینہ میں مکہ فتح ہوا اور اس موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خونخوار دشمنوں کو "لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ" کہہ کر عفوِ عام کا اعلان فرمایا۔

اب تو چھپئے مولانا موصوف سے، کہ مہینوں کے یہ نئے نام "ایک مستقل دین اور ایک متوازی اُمت" کی تشکیل کا ثبوت ہیں یا اسلامی تاریخ اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ سے مسلمانوں کو واقف اور آگاہ رکھنے کی ایک قابلِ قدر کوشش ـــــ!

جماعت احمدیہ کی ایک ذیلی تنظیم انصار اللہ مرکزیہ نے اسلامی مہینوں کے انہی ناموں کی مناسبت سے صلح (جنوری) تا فتح (دسمبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء ہر ماہ سولہ صفحات پر مشتمل ایک خوبصورت اور دیدہ زیب اور ٹھوس علمی مقالہ "شانِ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم" کے عنوان سے شائع کرنا ہے جسمیں مذکورہ بالا واقعات کو سامنے رکھکر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے حسین اور دلکش پہلو اجاگر کئے جا رہے ہیں۔ چنانچہ اب تک صلح حدیبیہ۔ تبلیغ حق۔ امان یعنی تحفظ حقوقِ انسانی اور فلسفہ شہادت سے متعلق چار شمارے شائع ہو چکے ہیں اب پانچواں شمارہ ہجرتِ مدینہ کے متعلق زیرِ اشاعت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان رسالوں کو جماعت میں بڑی پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے اور تربیتی اور تبلیغی نقطۂ نظر سے اس سلسلۂ اشاعت کو مفید پایا گیا ہے۔ الحمد للہ۔

ذیل میں چند آراء درج کی جا رہی ہیں:۔

(۱) ــــ سب سے پہلے تو سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں اس بابرکت کام کے شامل حال ہیں۔ چنانچہ سیرۃ النبیؐ سیریز کا پہلا شمارہ اور رپورٹ پیش ہونے پر حضور پُرنور نے رقم فرمایا:۔

"آپ کی رپورٹ اور کتابچہ موصول ہوا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ آپ اور آپکے ساتھیوں کو بہتر سے بہتر رنگ میں سلسلہ کی ترقی کے لئے کام کرنے کی توفیق دے اور اپنے فضلوں سے نوازے اور حسنات دارین کا وارث بنائے۔"

(۲) ــــ محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم اے لٹ (آکسن) ربوہ سے تحریر فرماتے ہیں:۔

[1] یاد رکھنا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ میں ہجری قمری تقویم بھی رائج ہے۔ ہجری شمسی کیلنڈر تو عیسوی کی [illegible] جاری کیا گیا ہے

"آپ کی طرف سے سیرت النبیؐ پر شائع ہونے والے دونوں شمارے موصول ہوئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء یہ بڑی اچھی اور مفید کوشش ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے اور اس کے مفید نتائج پیدا فرمائے۔"

(۶) ڈنمارک کے مشنری انچارج محترم منصور احمد صاحب مبشر ۱۰۰ سیٹ کا آرڈر بھجواتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

"کتاب بہت خوبصورت تیار ہوئی ہے تاہم جلد بندی اور صفحات کی حاشیہ کی سیٹنگ کے لحاظ سے ابھی بہتر کرنے کی گنجائش ہے۔"

(۷) حیدرآباد دکن سے محترم بشیر الدین الہ دین صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ کی کتاب سیرت النبیؐ سیریز عنوان "شانِ خاتم الانبیاءؐ" ملی پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ اعلیٰ کاغذ پر اعلیٰ کتابت کی گئی ہے اور اس کا کور بھی شاندار رکھا گیا۔ اور جو تجویز شمسی مہینوں کی شائع کرنے کی آپ کے دماغ میں آئی میں تہہ دل سے آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر سے بہتر خدمت کی توفیق دے۔ آمین۔"

(۸) محترم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری مبلغ سلسلہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ کی طرف سے شان خاتم الانبیاء سیریز کا جو پروگرام چلا ہے وہ تبلیغی نقطۂ نظر سے بہت مفید ثابت ہو رہا ہے۔ ماہ فروری ۸۷ء میں جو تبلیغ کے عنوان سے شائع ہوا ہے اس کی مزید بیس کاپیاں بھجوا دیں مشکور ہوں گا۔"

(۹) مکرم ایم نثار احمد صاحب سورب (کرناٹک) سے رقمطراز ہیں:۔

"انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے شائع کردہ کتاب شان خاتم الانبیاءؐ ایک بہت مفید کارنامہ ہے۔ یہ حضورؐ کی شان میں بے انتہا خراجِ عقیدت پیش کرتی ہے۔ یہ تبلیغی میدان میں مؤثر ثابت ہوگی انشاء اللہ۔ ہمیں اس کی پانچ کاپیاں مل گئی ہیں جو کم ہیں براہِ کرم مزید ۲۵ کاپیاں ارسال کر دیں۔"

(۱۰) بلاری (بہار) سے محترم منظور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"سیرۃ النبیؐ سیریز کا اجراء بہت ہی بابرکت ہے اس سے خدام و اطفال اور لجنات میں معلومات میں اضافہ کے علاوہ روحانی جلا بھی ہوگی۔"

(۱۱) شاہجہانپور (یوپی) سے محترم ڈاکٹر قریشی محمد عابد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"جزاکم اللہ۔ کتاب ماشاء اللہ بہت ہی عمدہ اور بہت ہی دیدہ زیب ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور تمام احباب کو خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔"

(۱۲) امروہہ (یوپی) سے محترم علاؤالدین صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"جنوری تا مارچ کے ایڈیشن کے ۱۰-۱۰ رسالے موصول ہوئے مزید پانچ کی ضرورت ہے آئندہ پندرہ کی تعداد میں ضرور ارسال فرما دیں جن ممبران کو یہ دیئے جائیں گے وہ غیر احمدی ہیں۔ بڑے وثوق سے انہوں نے اس ممبری میں حصہ لیا ہے۔.... جن لوگوں کو مولوی صاحبان یہ بتاتے تھے کہ مرزا صاحب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت کمتر جانتے ہیں ان دوستوں نے پڑھ کر یہ تذکرہ کیا کہ ہم تو اور کچھ سنتے تھے۔ مگر یہ بات تو بالکل غلط نکلی۔"

جی ہاں! یہی خدشہ ہے مولوی صاحبان کو کہ جس دن بھی یہ لوگ احمدیوں کے قریب جائیں گے اور اندر گھس کر دیکھیں گے کہ احمدیوں کا اوڑھنا بچھونا سب کچھ اسلام ہے تو ہمارے جھوٹ کا پول کھل جائے گا۔

پس ضرورت ہے کہ احباب جماعت اس سلسلۂ اشاعت سے جہاں خود بھی بھرپور استفادہ فرمائیں وہاں زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کے ہاتھوں میں یہ رسالے پہنچائیں۔ اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کی اشاعت میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

بعض مخیر احباب نے ایک ایک رسالہ کی اشاعت کے اخراجات مبلغ تین ہزار روپے اپنی گرہ سے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ لیکن مزید توجہ کی ضرورت ہے۔

قریباً تمام جماعتوں میں یہ رسالے بھجوائے جا رہے ہیں۔ لیکن کئی جماعتوں سے ابھی تک رسید گی یا رقم کے بارے میں کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اس لئے گزارش ہے کہ ساتھ کے ساتھ رسیدگی کی اطلاع بھجواتے رہیں، نیز رقم بھی جلد بھجوانے کا انتظام فرما دیں۔ فی رسالہ ۱/۲۵ اور بارہ رسالوں پر مشتمل سیٹ کی قیمت صرف ۱۵/- روپے مع ڈاک خرچ رکھی گئی ہے۔

مجالس علم و عرفان بقیہ صفحہ (۱۰)

ہم ان شرائط کے ساتھ بھی حضرت مسیح موعودؑ کو آخری نبی اس لئے نہیں کہہ سکتے کیونکہ اگر ہم آخری نبی کہیں گے تو در اصل ہم یہ کہہ رہے ہوں گے کہ ہم گویا عالم الغیب ہیں اور ہمارے نزدیک حضرت مسیح موعودؑ کے بعد اللہ تعالیٰ اب کسی کو مبعوث نہیں کر سکتا اس صورت میں من یطع اللہ والرسول کی آیت کریمہ کہاں جائے گی جو کہ نبوت کو جاری ثابت کرتی ہے۔ اس لئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ آیت تو جاری ہے۔ آگے خدا تعالیٰ کی مرضی ہے کہ کسی اور کو بھیجے یا نہ بھیجے۔

سوال:۔ حضرت مسیح موعودؑ نے دنیاوی تعلیم حاصل کی اور ملازمت بھی کی جبکہ کسی دوسرے نبی نے ایسا نہیں کیا۔ (غیر از جماعت دوستوں کا اعتراض)

جواب:۔ فرمایا۔ ان کے پاس اس بات کی کیا سند ہے کہ انبیاء کرام میں سے کسی نے نوکری نہیں کی اور وہ سب کے سب لکھ پڑھ نہیں سکتے تھے۔ کیا وہ قرآن کریم یا کسی اور الہامی کتاب میں سے اس بیان کے حق میں کوئی دلیل پیش کر سکتے ہیں کیونکہ ہمارے نزدیک کوئی ایسا بیان قابل قبول نہیں جس کا ثبوت قرآن کریم یا احادیث نبویہؐ سے نہ دیا جا سکے۔ یہ ایک بنیادی اصول ہے اگر جماعت کے افراد اس اصول کو سمجھ جائیں تو بہت سی پریشانیوں سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم نے یہ طریق خود سکھایا ہے فرمایا شتا تجوا بجرحا نکم۔

ہر قسم کے اعتراضات کا اگر جواب دینا شروع کر دیا جائے تو اس قسم کی صورتحال پیدا ہو جائے گی جس سے نپٹنا ممکن نہیں۔ لہٰذا قرآن کریم نے ایک اصولی بات سکھا دی ہے۔ اس لئے قرآن کریم کے الفاظ میں ہی ایسی بات کرنے والے سے ثبوت مانگیں۔ کیونکہ جو کوئی بات کرتا ہے اسے ثابت کرنا بھی ایسے شخص پر واجب ہے۔ فرمایا۔ اب میں اس کا تفصیلی جواب دیتا ہوں۔

(۱): کیا ایسے لوگ حضرت یوسفؑ کو نبی نہیں مانتے کیونکہ آپ نے فرعون مصر کے پاس نوکری کی تھی بلکہ خود مانگ کر لی تھی کہ مجھے وزیر خزانہ مقرر کر دیا جائے اور آپ کے کہنے پر آپ کو انچارج بنا دیا گیا۔ آپ کے اختیارات اتنے محدود تھے اور وہاں کے قوانین سے آپ اس قدر پابند تھے کہ آپ خود فرماتے ہیں کہ دین الملک میں میرا یہ حق نہیں کہ میں اپنے بھائی کو روک سکوں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ہم نے یوسفؑ کے لئے خود ترکیب کی ورنہ وہ تو کچھ بھی نہ کر سکتا تھا۔ اسی طرح کیا حضرت موسیٰؑ نے نوکری کی تھی یا نہیں؟

(۲):۔ آنحضرتؐ کے لئے قرآن کریم میں لفظ اُمّی آتا ہے۔ کیا کسی اور نبی کے متعلق بھی ایسا لفظ موجود ہے۔ ایک طرف تو یہ لوگ فخر سے کہتے ہیں کہ اُمّی نبی صرف آنحضرتؐ ہی تھے اور دوسری طرف باقی تمام انبیاء کو بھی اسی زمرہ میں شامل کر رہے ہیں۔ اگر سارے نبی ہی اُمّی تھے تو پھر آنحضرتؐ کی کیا خاص شان ہوئی۔ اس لئے دونوں اعتراضات غلط ہیں۔ اللہ تعالیٰ دوسرے انبیاء کے متعلق فرماتا ہے کہ وہ تورات میں سے پڑھ کر لوگوں کو سناتے تھے۔ بنی اسرائیل کے تمام انبیاء پڑھے لکھے تھے۔ حضرت موسیٰؑ تو اللہ تعالیٰ کے احکامات کو تختیوں پر لکھ کر لائے تھے۔ در اصل ہمارے غیر از جماعت بھائی جو کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ مذہب کا علم نبی براہ راست خدا تعالیٰ سے حاصل کرتا ہے نہ کہ دنیاوی ذرائع سے اسی لئے حضرت مسیح موعودؑ کے لئے المہدی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب خدا تعالیٰ سے ہدایت پانے والے کے ہیں۔ باقی انبیاء کے متعلق بھی قرآن کریم میں آتا ہے کہ وہ ہمارے امر سے ہدایت دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور ہدایت کے بغیر وہ دنیا کو ہدایت نہیں دے سکتے۔ ہر نبی دینی ہدایت اللہ تعالیٰ سے حاصل کرتا ہے اور دنیاوی علوم دنیا سے ہی سیکھتا ہے۔ قرآن کریم میں ایسا کوئی بیان بلکہ ہلکا سا اشارہ بھی موجود نہیں کہ دنیاوی تعلیم نبی حاصل نہیں کر سکتا۔

(مجلس عرفان یکم اگست ۱۹۸۶ء)

درخواست دعا

مکرم ریاض الهدیٰ صاحب ابن مکرم عبد السلام صاحب آف مونگھیر بہار کافی دنوں سے بیمار تھے۔ پٹنہ میں ان کا پیٹ کا آپریشن ہوا جو کامیاب رہا۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت سے موصوف کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار سید بشیر احمد پٹنہ

جماعت ہائے احمدیہ سری لنکا کا کامیاب دورہ

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس

جزیرہ سری لنکا ہندوستان کے جنوب میں واقع ایک جمہوری ملک ہے جہاں کے ڈیڑھ کروڑ باشندوں میں ۷۰ فیصد سنہالی زبان بولنے والے بدھسٹ لوگوں پر مشتمل ہے۔ باقی ۳۰ فیصد میں دس لاکھ کے قریب مسلمان اور باقی ہندو اور عیسائی ہیں۔ عام طور پر ہندو اور مسلمان تامل زبان بولتے ہیں۔

خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی یہاں آپ کا پیغام پہنچ گیا تھا۔ لیکن باقاعدہ جماعت ۱۹۱۵ء سے قائم ہے۔ جزیرہ سری لنکا کے مرکزی مقام کولمبو کے علاوہ نگمبو۔ پیسیالہ اور پولہ نارو سے میں باقاعدہ جماعتیں قائم ہیں۔ ان کے علاوہ کینڈی۔ پُتلم اور کھیپلہ میں بھی احباب جماعت رہتے ہیں۔

مرکزی ہدایت کے مطابق خاکسار کو ۱۹۷۸ء سے ہر سال سری لنکا کا دورہ کر کے تبلیغی و تعلیمی و تربیتی خدمات بجا لانے کی توفیق حاصل ہوتی رہی ہے۔

امسال بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق سری لنکا میں آٹھ ہفتہ رہ کر مفوضہ فرائض ادا کرنے کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاکسار مورخہ ۲۲/۱ کو بذریعہ طیارہ مدراس سے روانہ ہو کر اُسی دن سری لنکا کے دارالسلطنت کولمبو میں پہنچا۔ احباب طیران گاہ میں استقبال کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔

قرآن مجید کی منتخبہ آیات کا سنہالی ترجمہ

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے تحت قرآن مجید کی تین صد منتخبہ آیات کا سنہالی زبان میں ترجمہ کرنے کے لئے سنہالی زبان جاننے والے چار افراد پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ خاکسار کی نگرانی میں روزانہ دن کو بھی اور رات گئے تک بھی کمیٹی کا اجلاس منعقد ہو کر ترجمہ کا کام ہوتا رہا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تین ہفتوں میں ترجمہ نظر ثانی اور نظر ثالث وغیرہ مکمل ہو گئے۔ اب بفضلہ تعالیٰ پروف ریڈنگ بھی مکمل ہو گئی ہے۔ حضور کی خدمت سے اجازت حاصل ہوتے ہی اس کی طباعت کا کام شروع کیا جائے گا۔ دُعا ہے کہ اس سے بہتوں کو ہدایت حاصل ہو جائے۔ آمین

جلسہ سالانہ

مورخہ ۱۷، ۱۸ مارچ کو نہایت کامیابی سے آل سری لنکا احمدیہ سالانہ جلسہ نگمبو میں منعقد ہوا۔ پہلے روز پہلی نشست میں مجالس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے تلاوت۔ نظم اور تقریر کے مقابلہ جات ہوئے۔ دوسری نشست میں لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع ہوا۔

دوسرے دن دو نشستوں میں جلسہ عام ہوا۔ مختلف جماعتوں سے ۲۰۰ کے قریب احباب و مستورات نے حصہ لیا۔ (اس کی تفصیلی رپورٹ قبل ازیں شائع ہو چکی ہے۔)

دارالمطالعہ پیسیالہ کا افتتاح

مورخہ ۱۵ مارچ بروز اتوار جماعت احمدیہ پیسیالہ کی طرف سے تعمیر شدہ ایک دارالمطالعہ کا خاکسار نے افتتاح کیا۔ اس موقع پر سری لنکا کے ایک مشہور بدھ مونک کے سوامی جی نے شرکت اور تقریر کی۔ نیز مقامی ضلعی پولیس ہیڈ کوارٹر کے انچارج اور گورنمنٹ کے اسسٹنٹ ایجنٹ نے بھی شرکت اور تقریر کی۔ شام کو اسی مقام میں ایک جلسہ عام ہوا جس میں احمدی عقائد پر خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ اس تقریب میں شرکت کے لئے مختلف جماعتوں سے اسپیشل بسوں میں سینکڑوں احباب تشریف لائے۔

خاکسار کی تقریر کا سری لنکا جمعیۃ العلماء کے ایک مخفی اجلاس میں خوب چرچا ہوا۔ اور اس کے جنرل سیکرٹری مولوی ریاض صاحب نے خاکسار کو ایک پیغام بھیجا کہ وہ مجھ سے مل کر تبادلہ خیالات کرنا چاہتے ہیں۔ خاکسار نے ان کی دعوت قبول کرتے ہوئے جوابی پیغام بھیجا۔ لیکن اس کے بعد اب تک خاموشی ہے۔

درس تدریس

مسجد احمدیہ نگمبو میں روزانہ بعد نماز فجر تربیتی پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے قرآن مجید کا درس دیتا رہا۔ اس کے علاوہ مختلف محلات میں جہاں زیادہ تر احمدی گھرانے رہتے ہیں دینیات اور تبلیغی پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے قرآن کریم کا درس دیتا رہا۔ ان درسوں میں دیگر تمام محلوں کے احمدی احباب و مستورات بہت کثرت کے ساتھ نہایت ذوق و شوق کے ساتھ شرکت کرتے رہے۔ یہ انتظام نہایت کامیاب اور دلچسپ ثابت ہوا۔ ہر درس کے بعد مشروبات کا بھی انتظام تھا۔

تبادلہ خیالات

تین دفعہ رات کے درس کے بعد اس میں شریک بعض غیر احمدی نوجوانوں کے ساتھ دو دو گھنٹے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ آخر میں وہ سب یہ کہہ کر رخصت ہوتے رہے کہ ہم اپنے بڑے مولوی صاحب کو لے آتے ہیں۔ لیکن ابھی تک وہ لوگ کسی بھی مولوی صاحب کو تبادلہ خیالات کے لئے لانے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ اس طرح کا واقعہ تین دفعہ ہوا۔ اس کے علاوہ ایک احمدی دوست نے اپنے گھر میں اپنے چھ سات غیر احمدی دوستوں کو مع اُن کے ایک مولوی صاحب کے دعوت پر بلایا۔ مولوی صاحب پوری تیاری ہو کر آئے تھے۔ صبح دس بجے سے لے کر ڈیڑھ بجے دوپہر تک مختلف اختلافی مسائل پر مسلسل ساڑھے تین گھنٹے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اس تقریب میں ان غیر احمدی احباب کے علاوہ آٹھ نو احمدی بھی شریک تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس طویل گفتگو کے نتیجے میں ان غیر احمدیوں کے اکثر شک و شبہات زائل ہو گئے۔ اور ہر مسئلہ پر مولوی صاحب کے لاجواب ہونے یا پھر کج بحثی پر اتر آنے کے نظارے وہ دیکھتے رہے۔ اور احمدیوں کے اپنے ایمان و علم میں اضافہ ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

تبلیغی و تربیتی اجلاسات

اس آٹھ ہفتہ کے عرصہ میں کولمبو۔ نگمبو اور پیسیالہ میں یوم مصلح موعودؓ اور یوم مسیح موعودؑ کے سلسلہ میں منعقدہ جلسوں سمیت خاکسار کو ۲۳ دفعہ تربیتی تقریر اور ۱۰ دفعہ تبلیغی تقریر کرنے کی توفیق ملی۔

دورہ جات

خاکسار اپنے قیام کے دوران نگمبو سے کئی دفعہ کولمبو میں مختلف جماعتی تقریبوں میں شرکت کے لئے اور درس و تدریس کے لئے جاتا رہا۔ نیز چار دفعہ پیسیالہ کا دورہ کیا۔ اس کے علاوہ یہاں سے ۱۵۰ میل دور پولہ نارو سے کا مورخہ ۲۷/۲/۸۷ کو دورہ کیا۔ خاکسار کے ہمراہ نگمبو جماعت کے ۵ خدام و انصار اور اطفال بھی تشریف لائے۔ خطبہ جمعہ کے بعد وہاں کی مجلس عاملہ کا اجلاس بلا کر مختلف پروگراموں کو تشکیل دیا۔ اسی دن شام کو منعقدہ تربیتی جلسہ کو خاکسار نے ایک گھنٹہ خطاب کیا۔ ہم سب رات کو مسجد احمدیہ میں گذار کر دوسرے دن نگمبو کے لئے روانہ ہوئے۔

بیعتیں

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس دورے کے موقعہ پر ۱۲ احباب و مستورات کو بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے۔ آمین

خطبات حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے نہایت اہم تربیتی اور گھریلو اصلاح کے موضوع پر فرمودہ آٹھ خطبات کا تامل زبان میں ترجمہ کر کے اور ٹیپ ریکارڈ کر کے خاکسار مدراس سے یہاں لے آیا تھا۔ ان خطبات کو تمام گھروں میں [illegible] کیا گیا۔ خاص کر کولمبو اور نگمبو میں منعقدہ لجنہ اماء اللہ کے اجلاسوں میں عورتوں کے فرائض اور ذمہ داریوں پر مشتمل دو اہم خطبات کے ترجمے ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ سنائے گئے۔ اکثر گھرانے ان ہر دو خطبات کی نقل لے جاتے رہے۔

تامل رسالہ راہ امن

مدراس سے خاکسار کی زیر ادارت شائع ہونے والے تامل رسالہ راہ امن کی ایک صد کاپیاں ہر ماہ بذریعہ ڈاک یہاں بھیجی جاتی ہیں۔ اس سے احباب جماعت حضور اقدس کے خطبات اور دیگر ارشادات سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ اس رسالہ کو اپنوں اور غیروں میں بہت مقبولیت حاصل ہے اور ہر ماہ بڑی بے چینی سے اس کا انتظار کیا جاتا ہے۔

What is Islam کا سنہالی ترجمہ

لندن مشن کی طرف سے شائع شدہ مذکورہ فولڈر کا سنہالی زبان میں ترجمہ کروا

(باقی ملاحظہ فرمائیں ص ۱۵ پر)

فطرانہ اور عید فنڈ

فطرانہ یہ وہ صدقہ ہے جو نماز عید سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔ بلکہ بہتر یہی ہے کہ ابتداءِ رمضان المبارک میں ہی صدقۃ الفطر کی ادائیگی کر دی جائے۔ تاکہ غرباء و مساکین کی اس رقم سے بروقت امداد کی جا سکے۔ اسلامی احکامات کے مطابق ہر مسلمان مرد۔ عورت اور بچے پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں صدقۃ الفطر ادا کرنا فرض ہے جو شخص خود اس فرض کو ادا نہ کرسکتا ہو۔ اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ بلکہ معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچے کا صدقۃ الفطر ادا کرنا بھی فرض ہے۔

صدقۃ الفطر کی شرح ہر شخص کے لئے ایک صاع (عربی پیمانہ) مقرر ہے۔ جو کم و بیش پونے تین سیر گندم کے برابر بنتا ہے۔ پنجاب میں موجودہ ریٹ کے مطابق پونے تین سیر گندم کی قیمت مبلغ پانچ روپے پچاس پیسے بنتی ہے۔ سالم صاع کے مطابق صدقۃ الفطر کی ادائیگی افضل ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع کے مطابق ادائیگی کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کرسکتا ہے۔ چونکہ آج کل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے۔ اس لئے احباب جماعت غلہ کی مقامی قیمت کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتے ہیں۔

صدقۃ الفطر کی رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے لیکن جن جماعتوں میں اس صدقہ کے مستحق افراد نہ ہوں۔ تو ایسی رقوم مرکز میں بھجوائی جائیں۔ غرباء اور مساکین میں تقسیم کرنے کی صورت میں جمع شدہ رقوم کا ۱/۳ حصہ بہر حال مرکز میں بھجوایا جائے۔ اور ۲/۳ حصہ مقامی غرباء میں تقسیم کیا جا سکتا ہے یاد رہے کہ صدقۃ الفطر سے دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔

عید فنڈ یہ فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے قائم ہے اگرچہ ابتداء میں اس کی شرح ایک روپیہ فی کس مقرر کی گئی تھی۔ لیکن اب جبکہ احباب جماعت کی آمدنیاں بہت بڑھ چکی ہیں اس فنڈ کو ایک روپیہ فی کس تک محدود رکھنا مناسب نہیں ہے بلکہ ہر فرد جماعت کو حسب توفیق عید فنڈ زیادہ سے زیادہ ادا کرنا چاہیئے۔ اس فنڈ میں جمع شدہ پوری رقم مرکز میں بھجوائی جائے۔ اس رقم میں سے بھی مقامی ضروریات کے لئے خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالے اپنے فضل سے جملہ احباب جماعت کو ان فرائض کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے اور ہر آن حافظ و ناصر رہے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

دورہ شری لنکا کا بقیہ صـ۱۲

کر نہایت خوبصورتی سے آرٹ پیپر پر فولڈر شائع کیا گیا۔ خدا کے فضل سے سنہالی زبان جاننے والے بدھسٹوں میں کثیر تعداد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ غرض یہ اللہ تعالے کا محض فضل و احسان ہے کہ ڈیڑھ مہینہ کا یہ دورہ تبلیغ تعلیم و تربیت اور دیگر اصلاحی اُمور کے پیش نظر نہایت کامیاب رہا۔ احباب و مستورات نے پوری طرح تعاون دیا۔

مورخہ ۸ اپریل کو بعد نماز مغرب و عشاء جماعت کی طرف سے مسجد احمدیہ کولمبو میں خاکسار کے لئے ایک الوداعی تقریب منعقد کی گئی جس میں تمام احباب کے علاوہ کثیر تعداد میں مستورات بھی شریک ہوئیں۔ تمام مقررین نے اِس دورے کی کامیابی پر مبارکباد دی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں احباب جماعت کو ان کی مختلف ذمہ داریوں کیطرف توجہ دلائی۔ اور آئندہ کے لئے تبلیغی و تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں مختلف پروگراموں کا نقشہ پیش کیا۔

دوسرے دن خاکسار کولمبو سے بذریعہ طیارہ روانہ ہو کر خیر و عافیت کے ساتھ مدراس پہنچا۔ فالحمد للّٰہ۔

اس دورے کی کامیابی پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ دُعا کریں خدا تعالے اِس دورے کے دوررس نتائج پیدا فرمائے۔ اور احباب جماعت جزیرہ شری لنکا کو دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازتا رہے۔ آمین۔

ضروری اعلان

جیسا کہ احباب جماعت کو یہ علم ہو چکا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال جلسہ سالانہ انگلستان ۳۱ جولائی تا ۲ اگست ۱۹۸۷ء کی تاریخوں میں بمقام "اسلام آباد (لندن)" منعقد ہو رہا ہے۔ قبل ازیں اس تعلق میں نظارت ہذا کی جانب سے ایک تفصیلی معلوماتی سرکلر بھی جماعتوں میں بھجوایا جا چکا ہے۔

لہٰذا اس کی روشنی میں جو افراد جماعت اس جلسہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلد از جلد نظارت ہذا کے سرکلر کے مطابق اپنے کوائف نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ جنہوں نے بھجوا دیئے ہیں انہیں دوبارہ بھجوانے کی ضرورت نہیں۔

انشاء اللہ تعالے لندن سے سپانسر شپ لیٹر آنے پر جملہ جماعتوں میں بھجوا دیئے جائیں گے تاکہ اس کی بناء پر جلسہ میں جانے والے احباب دہلی میں برطانیہ کے سفارت خانہ سے رابطہ قائم کر کے ضابطہ ویزا کی کارروائی مکمل کر سکیں۔ اللہ تعالے اپنے فضل سے سب کام آسان کر دے اور اس جلسہ سالانہ کو شاندار کامیابی سے ہمکنار فرمائے آمین

ناظر امور عامہ قادیان

رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان

اِسلام میں روحانیت کے لحاظ سے رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ موسم بہار کی کیفیت رکھتا ہے۔ عباد الرحمٰن روحانی میدان میں تیز تیز قدم بڑھاتے ہوئے روحانی منازل طے کرتے ہیں۔ ان بابرکت ایام میں عام فرض عبادتوں کے علاوہ بکثرت نوافل، نماز تہجد، تراویح اور تلاوت کلام مجید کے دور کی توفیق ملتی ہے۔ اور روزوں کی قبولیت کے لئے صدقہ و خیرات کا بھی خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔

اسی طرح ایسے افراد جو رمضان کے روزے رکھنے کی توفیق بوجہ مجبوری نہ پاتے ہوں وہ حسب توفیق اس غرض کے لئے فدیۃ الصیام ادا کرتے ہیں۔ تاکہ ان کے محتاج بھائیوں کے لئے ان ایام میں کھانے کا انتظام ہو سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق ایسے افراد جو روزہ رکھنے کی توفیق پاتے ہیں وہ روزوں کے مقبول ہونے کے لئے فدیۃ الصیام ادا کرتے ہیں تاکہ اللہ تعالے کے فضلوں کو جذب کر سکیں۔

ایسے احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان جو چاہتے ہیں کہ ان کی طرف سے قادیان میں مقیم مستحق افراد میں ان کے فدیہ صیام کی رقم جماعتی انتظام کے تحت تقسیم ہو اُن سے گذارش ہے کہ وہ اپنے فدیہ صیام کی رقوم بنام

"امیر جماعت احمدیہ قادیان"

بذریعہ منی آرڈر / ٹی۔ ایم یا ڈرافٹ وغیرہ ارسال فرما سکتے ہیں۔

اللہ تعالے سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو رمضان المبارک کے بابرکت ایام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔

احباب ان ایام میں خاص طور سے غلبہ اسلام، اپنے پیارے امام کی صحت و سلامتی اور فائز المرامی اور اپنے مظلوم احمدی بھائیوں کے لئے دُعائیں کریں۔

تمام اراکین جماعت کی خدمت میں پُر خلوص السلام علیکم

اللہ تعالے آپ کے ساتھ ہو نیز دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

نمائندگانِ بدر

بدر کی توسیعِ اشاعت اور خریداران و مشتہرین سے اُن کے واجبات کی بروقت وصولی و حساب فہمی کے لئے مندرجہ ذیل احباب کو اخبار بدر کے نمائندے نامزد کیا گیا ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے خریداران اور مشتہرین و معاونینِ خاص سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے نمائندہ سے کما حقہٗ مخلصانہ تعاون فرمائیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ خیراً۔

(۱)۔ مکرم نصیر احمد صاحب باتی — نمائندہ بدر برائے کلکتہ
(۲)۔ 〃 وسیم احمد صاحب خورشید — نمائندہ بدر برائے بھدرک
(۳)۔ 〃 فیروز احمد خان صاحب — نمائندہ بدر برائے سورو
(۴)۔ 〃 سید طاہر احمد صاحب کلیم ایم۔اے — نمائندہ بدر برائے کٹک
(۵)۔ 〃 میر احمد اشرف صاحب — نمائندہ بدر برائے جڑچرلہ۔ محبوب نگر۔
(۶)۔ 〃 محمود احمد صاحب بابو — نمائندہ بدر برائے چنتہ کنٹہ۔ وڈمان۔

مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان

تقاریبِ شادی و رخصتانہ

(۱) مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۸۷ء کو سی۔ایم۔ڈی۔اے ہال کلکتہ میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے عزیزہ بُشریٰ سلمہا بنت مکرم میاں محمد رفیع صاحب نیشنل ٹینری کا نکاح عزیز فرحان احمد بھٹی سلمہٗ ابن مکرم سیٹھ بشیر احمد صاحب بھٹی مالک اولڈ پنجاب سائیکل ورکس امین آباد لکھنؤ کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ ازاں بعد بچی کا رخصتانہ عمل میں آیا۔ مکرم میاں محمد رفیع صاحب نے اس خوشی میں بطور شکرانہ پانچصد روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہُ اللہ تعالیٰ خیراً۔

(۲) مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۸۷ء کو مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ نے عزیزہ شاہدہ فوزیہ سلمہا بنت مکرم نصیر احمد صاحب باتی کا نکاح عزیز ہارون احمد سہگل سلمہٗ ابن مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا جس کے بعد رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ عزیز ہارون احمد سہگل سلمہٗ کے بڑے بھائی مکرم محمد شفیق صاحب سہگل نے اس خوشی میں بطور شکرانہ پانچصد روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہُ اللہ تعالیٰ خیراً۔

قارئینِ بدر سے ہر دو رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

درخواستِ دُعا:۔ خاکسار کی والدہ محترمہ گردہ کی تکلیف سے سخت بیمار ہیں ایک گردہ بالکل ماؤف ہو چکا ہے جبکہ دُوسرے گُردہ کا صرف بیس فیصد حصّہ کام کر رہا ہے موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار:۔ سید تنویر احمد مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ قادیان)

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE :- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے ؎ قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)
RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCT.
PLOT NO. 6, GROUND FLOOR
OLD CHAKALA, OPP. CIGARETTE FACTORY
ANDHERI (EAST)
PHONES { OFFICE - 6348179
RESI. - 629389 } BOMBAY - 400099.

ھُوالنّاصِر
خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں
الرؤف جیولرز
۱۶ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری۔ شمالی ناظم آباد۔ کراچی
(فون نمبر: ۶۱۷۰۶۹)

ارشادِ باری تعالیٰ:۔
وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ
محمدؐ تو صرف رسول ہیں آپ سے پہلے سب انبیاء گزر چکے ہیں۔
(طالبِ دُعا)
AUTOWINGS,
13 - SANTHOME HIGH ROAD.
MADRAS - 600004
PHONES { 76360
74350
آٹو ونگس

يَنصُرُكَ رِجَالٌ نُّوحِيْ إِلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکردہ } کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس۔ بسٹ ٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!"

(ارشاد حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محتاجِ دعا:۔ اقبال احمد جاوید مع برادران جے۔ این روڈ لائنز اینڈ جے۔ این انٹرپرائسز

NO. 75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C. ROAD, BANGALORE - 560002.
PHONE NO. 228666.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" { ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبّر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
6 - ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM:- MOOSA RAZA } BANGALORE - 560002.
PHONE:- 605558

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS
SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD - 500002.
PHONE NO. 522860.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ششم)

فون نمبر:۔ 42916 ———— ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:۔ کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوں اور ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن۔ حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔"

(کشتی نوح)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:۔

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!